* اور سرپنی" کال گزر جاوے تب ایک "کال چکر" ہوتا ہے جب "اننت کال چکر" گزر جاویں تب ایک "پُدگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال

اب "اننت کال" کس کو کہتے ہیں۔ سدھانت کی کتابوں میں نو تمثیلوں سے کال کا شمار کیا گیا ہے اُس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے "اننت پُدگل پراورت" گزر جانے تک جیو کو بھٹکتے ہوئے گزرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

۶۵ ۔ سُنو بھائی علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتابوں کے بموجب وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں دیکھئے ان تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا! ان کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں۔ اور بھی ان کا اندھیر سنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ سوم سے آگے جو کچھ گپّا بولی یا جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لُب لباب ہے۔

مٹی پتھر وغیرہ یک حس جیو اور ان کی عمر

۶۶ ۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۹ میں ایسا لکھا ہے کہ "پرتھوی کایہ کے جیو مٹی پتھر وغیرہ کو جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں سمجھو۔ اُن میں رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک انگل کا اسنکھیا تواں [بے شمار واں حصہ] سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں۔

نباتات یعنی ایک حس والے جیو اور ان کی عمر

۶۷ ۔ رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لا انتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ معمولی نباتات کہلاتے ہیں۔ جو کند مول وغیرہ اور "اننت کایہ" وغیرہ ہوتے ہیں اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ "انتر مہورت" ہوتا ہے۔ لیکن اس موقع پر اُن کا "مہورت" حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہئے۔ اور جو نکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ ہوتی ہے اور اس کے جسم میں ایک جیو رہتا ہے اس لئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں اُنکے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن تک ہوتا ہے واضح ہو کہ پرانیوں کا یوجن چار کوس کا مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے۔

سنکھ کوڑی وغیرہ یعنی دو حس والے جیو اور ان کی عمر کا اندازہ

۶۸ ۔ اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں۔ اُن کا ایک جسم اور ایک منہ (ہوتا ہے) اور وہ سنکھ، کوڑی اور جوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے۔ اس موقع پر بہت بھول گیا کیونکہ اس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھتا۔ اور اڑتالیس کوس کی جوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی اور انہوں ہی نے دیکھی بھی ہوگی۔ اور کسی کا ایسا نصیب کہاں کہ اس قدر بڑی جوں کو دیکھے!!!

بے معنی باتیں بھی دیکھو! جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ "دسیک گیانی" (عالم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں اُن کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں۔

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو تاریخ ۲۸ اپریل ۱۸۷۹ء کو چند جینی نے سلیج جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے۔

کال کی تشریح — ۱۴۶۔ یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمے" کہتے ہیں۔ اور "اسنکھیات" (بے شمار) سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں۔ ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ "آولیوں" کا ایک "مہورت" ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن، ویسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش" اور ایسے دو پکشوں کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے۔ اور ایسے ستر لاکھ کروڑ چھپن ہزار کروڑ۔

پُورو اور پلیوپم کال کس کو کہتے ہیں۔ — (۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ × ۵۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ = ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰) برسوں کا ایک "پُورو" ہوتا ہے۔ ایسے "اسنکھیات" پُوروں کو ایک "پلیوپم" کال کہتے ہیں۔

اسنکھیات یعنی بے شمار کی تشریح — "اسنکھیات" اس کو کہتے ہیں کہ ایک چار کوس مربع اور اتنا ہی گہرا کنواں کھود کر اس کو "جُگلیہ" آدمی کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔ واضح رہے کہ جنگل کے انسان کے بال سے "جُگلیہ" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصہ پتلا ہوتا ہے۔ یعنی اگر "جُگلیہ" آدمی کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں تو زمانہ حال کے آدمی کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جُگلیہ آدمی کے ایک انگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے کرنے سے ۲۰۹۷۱۵۲ یعنی بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پس ایسے ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس میں سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب سب ٹکڑے نکل جاویں اور کنواں خالی ہو جائے تب بھی وہ وقت اسنکھیات (قابلِ شمار) ہے۔ اور جب ان میں سے ایک ٹکڑے کے اسنکھیات ٹکڑے کئے جاویں۔ ان ٹکڑوں سے اس کنوئیں کو ایسا ٹھونس کر بھریں کہ اس کے اوپر سے گرو زمین کے رتھ کا لشکر گزر جاوے تو بھی نہ دبے۔ ان ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب وہ کنواں خالی ہو جاوے اور پھر اسنکھیات "پُورو" گزر جاویں تب ایک "پلیوپم" کال ہوتا ہے۔ یہ پلیوپم کال اس کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (۱۰۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰) پلیوپم کال گزریں تب ایک "ساگروپم کال" ہوتا ہے جب دس کروڑ کروڑ "ساگروپم کال" گزر جاویں تب ایک "اَت سرپنی کال" ہوتا ہے اور جب ایک "اَت سرپنی" اور ایک

جانوروں کے حیرت ناک قد و قامت

۹۶ ۔ رتن سار صفحہ ۱۰۵ اور دیکھو اُن کا زندہ رہنا (گپ) بچھو۔ بکائی۔ کسارسی اور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ ہوتا ہے۔ دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اگر یہ سچ جینی مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں تو ایسے بچھو اور مکھی انہیں کے گھر میں رہتے ہوں گے اور انہوں نے ہی دیکھے ہوں گے دُنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہوں گے اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں تو اُس کا کیا ہوتا ہوگا۔

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کے حساب سے ایک کروڑ کوس .... ۱ کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر ایک کروڑ "پوروا" سال کی ہوتی ہے۔ ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔

اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار سالوں کی۔ وغیرہ وغیرہ ایسے بڑے بڑے جسم والے جیو بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہوں گے وہی (ایسی باتیں) مان سکتے ہیں اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔

رتن سار صفحہ ۱۵۱۔ آبی گربھ ج (رحم سے پیدا ہونیوالے) جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی .... ۱ ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پوروا" سالوں کا ہوتا ہے اتنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی انہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہوں گے۔ کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے۔

جینیوں کا عجیب و غریب جغرافیہ اور اُس کی بیہودگی

۹۷۔ اب زمین کی پیمائش سنئے (رتن سار صفحہ ۱۵۲)۔ اِس ترچھی دنیا میں "اسنکھیات دویپ" اور "اسنکھیات سمندر" ہیں "اسنکھیات" کا اندازہ یہ ہے کہ جس قدر "سرسوں" اڑھائی "ساگر اوپم کال" میں ہوتے ہیں اتنے "دویپ" اور سمندر جاننے چاہئیں۔ اب اِس زمین میں اوّل ایک "جمبو دویپ" سب دویپوں کے درمیان میں ہے۔ اس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا ہے اور اُس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے اُس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی آٹھ لاکھ کوس کا ہے۔ اِس جمبو دویپ کے چاروں طرف جو "دھات کی کھنڈ" نام دویپ ہے۔ اُس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی سولہ لاکھ کوس کا ہے۔ اور اُس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے۔ اُس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی بتیس لاکھ کوس کا ہے۔ اُس کے بعد "پشکر اوَرت" دویپ ہے اُس کا پیمانہ سولہ کوس کا ہے۔ اُس دویپ کے اندر منطقے ہیں۔ اُس کے نصف میں انسان رہتے ہیں اور اُس کے باہر "اسنکھیات" دویپ اور سمندر ہیں اُن میں "ترگیہ یونی" (ترچھے چلنے والے جانور) رہتے ہیں۔ رتن سار صفحہ ۱۵۳۔ جمبو دویپ میں ایک ہِموَنت۔ ایک ایرنیہ ونت

REDUCTION RATIO 18:1

ایک "ہری ورش" ۔ ایک "رمیک" ۔ ایک "دیوکرو" ۔ ایک "اُتر کرو" ۔ یہ چھ برا عظم ہیں۔

> جینیوں کی جغرافیہ کی طرف سے ناواقفی

۱۷ ۔ محقق ۔ سنو بھائی کرہ ارضی کے جاننے والے لوگو! کرۂ زمین کے پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی یا جینیوں نے ۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی تو تم اُن کو سمجھاؤ ۔ اور اگر تم نے غلطی کھائی تو اُن سے سمجھو ۔ تھوڑا سا غور کرنے سے یہی یقین ہوتا ہے کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرۂ زمین و ہیئت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا اگر پڑھے ہوتے تو سراپا ناممکن گپوڑے کیوں مارتے ۔ پس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں اور ایشور کو نہ مانیں تو کیا تعجب ہے ۔

> جینی اسی جہالت کی پردہ دری کے خوف سے کتابیں چھپی رکھتے ہیں

۱۸ ۔ اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے ۔ کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کے تصنیف کی ہوئیں سند صادق کی کتب مانتے ہیں اُن میں اس قسم کی نامعقولی کی باتیں بھری ہوئی ہیں اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے ۔ اگر دیکھنے کو دیویں تو پول کھل جاوے ۔ ان کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا ۔ ہرگز اس گپوڑوں بھرے مضمون کو صحیح نہیں مان سکے گا ۔

> جینیوں کی جانب سے مخلوق کو بلا فاعل اور ازلی ابدی ثابت کرنے کی کوشش

۱۹ ۔ یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو "انادی" ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے ۔ مگر یہ محض جھوٹ ہے ۔ البتہ جہان کی علت "انادی" ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادّی ذرّے) وغیرہ بحیثیت عنصری بلا فاعل کے مستقل ہیں لیکن اُن میں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے ۔ کیونکہ جب "مفرد" پرمانو کسی چیز کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے اس لئے اُن کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ایشور کے سوائے کسی کا کام ہے ۔ یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے ۔ انادی کبھی نہیں ہو سکتا اگر معلول دنیا کو دوامی مانو گے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت معلول دونوں ہی ہو جاوے گا ۔ اگر ایسا کہو گے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیونیاشریہ" (دوری) اور "آتم آشریہ" (اپنے سہارے آپ) کا نقص عائد ہوگا ۔ جیسا اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بننا ناممکن ہے

سلہ جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل معصوم ہونے کے ثبوت میں ہم اس ترجمہ پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "آدھنی درشیکہ" نامی جینی اصول مذہب کا نقشہ ہے اس نقشے سے جینیوں کی جہالت کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے ۔ اصلی کرۂ ارضی کے موجودہ نقشوں نے ساتھ ملا کر دیکھنے سے ان کے تخیلات اور جغرافیہ کی اصلیت خود بخود ظاہر ہو جائے گی (یہ مطالعہ بارہ سالہ شیکا کی وزیرت سے معلوم ہوتی ہے کہ یہ نقشہ ...) ایک جینی سادھو سے نقل کیا تھا سادھو نے ڈاکٹر کے پاس چھپا ہوا نقشہ تھا ۔ جس کی نقل کسی کتاب سے کی گئی تھی ۔ مترجم

یہ جین مت سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اول کے "نئی چکر سار" میں
بھی یوں لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (ادراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت"
(غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پدگل"
(پرمانو یعنی ذرات مادی) پن۔ اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ کراتے ہیں۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں اُن میں پاپ پن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پن کرنے کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیا ہیں وہ سب پاپ پن سے خالی ہیں۔ جو جیووں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر جیو کو محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اس کی طاقت بھی ہمیشہ محدود ہی رہے گی۔

انادیا۔ جیو۔ کرم اور سمبندھ کو محو ماننا ٹھیک نہیں

۱۴۷۔ جینی لوگ دنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور سمبندھ کو انادی مانتے ہیں یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پائے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گذرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور نیز سمبندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو تو پھر کرم اور سمبندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیونکہ جو شے انادی ہے وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانو گے تو تمہارے تمام انادی اشیا کا فنا ہونا لازم آویگا۔ اور اگر انادی کو دائمی مانو گے تو کرم اور سمبندھ بھی دائمی ہونگے اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا باعث ہوا۔ پس مکتی نیمتکی (عارضی) ہوگی اس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکے گی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی دائمی مان لی ہے وہ قائم نہ رہ سکے گی۔

جیو کی مکتی سدا کے لئے نہیں ہوتی۔

۱۴۸۔ سوال۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اتار لینے یا آگ میں بھُن جانے پر پھر نہیں اُگتا اسی طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدائش اور موت سے بھرے ہوئے جہان میں نہیں آتا۔

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق سمواۓ (لازم ملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود ہونا نہ مانو گے تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاویں گے اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہے گی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور سمبندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے تمہاری دائمی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) سمبندھن میں پڑے گا کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا

اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے۔

ایشور جہان کا فاعل ہے۔ اس کا فاعل کوئی نہیں ہو سکتا

۷۴۔ سوال۔ اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو تو ایشور کا فاعل کون ہے؟
جواب۔ فاعل (اوّلین) کا فاعل اور علت (اوّلین) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ فاعل اوّلین اور علت اوّلین کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں اتصال اور انفصال نہیں ہوتا۔ جو اوّلین اتصال اور انفصال کی علت ہے اُس کا فاعل یا علت کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس امر کی مفصل تشریح آٹھویں سملاس میں پیدائش عالم کے مضمون میں کی گئی ہے۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔

جبکہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی واقعی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم کے نہایت باریک مسائل سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس لئے جینی لوگ جو دنیا کو ازلی ابدی مانتے ہیں اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اول میں لکھا ہوا ہے کی یہ بات کبھی بھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُن کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بے شمار مراد لیتے ہو تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے نسبت یہ بات درست ہو سکتی ہے پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے اپنے ایک ایک[1] معلول اور علت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے۔ جبکہ ایک مقررہ پیمانہ جوہر کی حد ہے تو اُس میں لاانتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک جوہر میں لاانتہا عرض۔ اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لاانتہا تغیرات کو بھی لاانتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کا جیو اجیو کا سمجھنا بڑی غلطی ہے۔

۷۵۔ "جیو" اور "غیر ذی جیو" ان دو اشیاء کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے۔

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तदन्यथा ।
सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य विपर्ययः ॥

[1] یعنی کسی جوہر کی اس طاقت کو کہ وہ ایک خاص علت سے ایک خاص معلول کو پیدا کر سکتا ہے بے انتہا طاقت نہیں کہہ سکتے۔ (مترجم)

کرم خود بخود پھل نہیں دیتے

۸۰ - سوال - نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت نہیں۔

جواب - اگر ایسا ہو تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جب عادت نہیں ہوتی اُسے بہت چڑھتا ہے اُسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پُن کرنے والوں کو کم اور کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا پاپ پُن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کرے گا۔

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

۸۱ - سوال - جیسی جس کی عادت ہوتی ہے اُس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے۔

جواب - عادت پڑ جانا پیدا ہے - تو اُس کا چھوٹنا یا ملنا نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس طرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے اور اُس کے دور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے ایسا ماننا ٹھیک ہے۔

جیو اور کرم کے پھل خود بخود ایشور کے بغیر نہیں مل سکتے

۸۲ - سوال - اتصال کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کے اتصال کے بغیر دہی نہیں بنتا اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے۔

جواب - جس طرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیوؤں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہئے کیونکہ جڑ اشیاء خود بخود باقاعدہ اتصال نہیں پاتیں اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے خود بخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے۔ پس ثابت ہوا کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہو سکتی۔

جیو کرم سے نہیں چھوٹ سکتا

۸۳ - سوال - جو کرموں سے مخلصی پاتا ہے وہ بھی ایشور کہلاتا ہے۔

جواب - جب ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگے ہیں تو جیو ان سے ہرگز مخلصی نہیں پا سکتا۔

بندھن کا آغاز نہیں

۸۴ - سوال - کرم کے قاعدہ سے جدا ہو جانے والا ایشور کہلاتا ہے۔

جواب - اگر آغاز والا ہے تو کرموں کا لگاؤ (تعلق) بے آغاز نہیں رہا اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو "نِشکرم" (فعل سے خالی) ہوگا۔ اور اگر نِشکرم کو کرم لگ گیا تو مکتوں کو بھی لگ جائے گا۔ اور کرم اور کرم کرنے والے کے درمیان دوامی یعنی لازم ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ یہ کبھی نہیں چھوٹتا۔ اس لئے جس طرح نویں سملاس میں لکھ آئے ہیں اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے۔

محدود العلم جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۸۵ - جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے بڑھا لے تب بھی اُس میں محدود علم اور محدود طاقت رہے گی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے اُسی قدر یوگ کے ذریعہ بڑھ سکتا ہے۔

جیو جسم کی طرح ... نہیں ہوتا

۸۶ - جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق

مُکت ہونا مانتے ہو۔ اُسی طرح دوامی مُکتی سے کبھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑنے کا وسائل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی شئے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی۔ اگر وسائل کے بغیر مُکتی کا حاصل ہونا مانو گے تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑوں میں میل لگتی ہے اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اُسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعہ سے جیو میں کرم صورت میل لگتا ہے[1]۔ اور وہ کامل علم۔ مشاہدہ۔ اور نیک اعمال سے زائل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو تو مُکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مُکت ہونا ضرور ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر سے میل چھوٹتی ہے۔ اُسی طرح وسائل سے میل لگ بھی جاتی[3] اس لئے جیو کا بندھ اور مُکت ہونا بے وجہ (ذاتی یا اَدی یا قدیم) سلسلہ نادی نہیں۔

جیو صدا سے ناپاک نہیں

۷۸۔ سوال۔ جیو کبھی زائل (ناپاکی سے بری) نہیں تھا بلکہ ناپاک ہے۔

جواب۔ اگر کبھی زائل نہیں تھا تو زائل کبھی بھی نہ ہو سکے گا۔ جس طرح صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اُس کی ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مُکتی میں بھی لگے گی۔

کرم سے ایشور کے بغیر انجام خود بخود نہیں ہو سکتا

۷۹۔ سوال۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے قالب میں آ جاتا ہے۔ ایشور کا ماننا فضول ہے۔

جواب۔ اگر محض کرم ہی قالب اختیار کرنے کا باعث ہوں اور ایشور باعث نہ ہو۔ تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود جا کر قید خانہ میں نہیں پڑتا اور نہ خود بخود پھانسی کھاتا ہے۔ بلکہ لا جا دیتا ہے۔ اسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اُس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے پرمیشور کو تم بھی مانو۔

---

[1] یعنی جیو دو ہمت باعثوں یعنی رغبت و نفرت صورت۔ پانی اور صابن کے ذریعہ سے اس میں اعمال صورت میل لگتی ہے۔ (مترجم)

[2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہو اور اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہو تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میل سے چھٹنا بھی ماننا پڑے گا اور اسی طرح اُس میں بھٹک کر پھر اُس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے تو بندھن کے بعد مُکتی بھی ماننی پڑے گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (مترجم)

[3] یعنی کپڑے کو سفید کپڑا سمجھا ہوا ہے تو اُس میں میل کا لگنا ضروری ہے اور پھر اس میل کے اُتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مُکتی قائم ہو جاتی۔ اس طرح مُکتی کا چھٹنا اور ملنے والی چیز سمجھا جاتا ہے۔ (مترجم)

کو بچانے والا ہے اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا سے نجات بخشنے والا نہیں ۔
ارہنت وغیرہ (یعنی) پرمیشٹھی اور جاتی کے متعلقین ہیں اُن کو پانچ قسم کی نمسکار ۔
یہ چار چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں ۔

واضح رہے کہ دیا (رحم) "دکشا" (علم) "سمیکتو" (کمالیت) "گیان" (علم) ۔ درشن (معرفت) اور "چارتر" (ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے ۔

محقق ۔ جبکہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے تو وہ دیا کیا ہے اور دکشا ۔ گیان کی جگہ اگیان ۔ درشن کی جگہ اندھیر اور چارتر کے بجائے بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے ۔

جینی مت کے دھرم کی تعریف

मूल—जइ न कुणसि तव चरणं न पढसि न गुणेसि देसि नो दाणम् । ता इत्तियं न सक्किसि जं देवो इक्क अरिहन्तो ॥
प्रकरण० भा० २ । षष्ठी सू० २ ॥

جینیوں کا عقیدہ

۸۹ ۔ اے انسان اگرچہ تو تپ چارتر (ٹھیک رویہ) نہیں کر سکتا ۔ نہ شاستر پڑھ سکتا ہے ۔ نہ پرکرتی وغیرہ کو بچار سکتا ہے ۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے ۔ تب بھی اگر تو صرف "ارہنت" یعنی ہمارے عبادت کے لائق (دیوتا) ۔ سچے گورو اور سچے دھرم جینی مذہب میں اعتقاد رکھے تو یہی سب سے افضل بات اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے ۔

محقق ۔ اگرچہ دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) اَدیا (بے رحمی) اور کشما (حلم) اکشما (نامردباری) ہو جاتی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ کسی جیو کو دکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کیا جاتا ہے ۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جاوے تو ہزاروں آدمیوں کو دکھ دے گا ۔ اس لئے وہ دیا اَدیا کشما اکشما ہو جاوے گی ۔ یہ ٹھیک ہے کہ سب مخلوقوں کے دکھ دور کرنے اور سکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے ۔ صرف پانی چھان کر پینا اور ذرا ذرا سے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی ۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے کیونکہ وہ اُس پر عمل نہیں کرتے ۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کے عالموں کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے ۔

جینیوں کی بے رحمی اور تعصب کا بیان

۹۰ ۔ اگر ان کی دیا سچی ہوتی تو کتاب "ووییک سار" کے صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا

۱؎ دیکھو سملاس بارھواں حاشیہ ۱۴ ۔ ۲؎ پرکرن جینیوں کی اصطلاح میں کسی ایک مضمون پر لکھی کتاب کا نام ہے ۔ (مترجم)

مانتے ہیں اُن سے پوچھنا چاہئے کہ اگر یہی بات ہے تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکے گا۔ یہ بھی ایک جہالت کی بات ہے کیونکہ جیو ایک لطیف شئے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کے قوا جسم کے اندر پران، بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ اُن کے ذریعے سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے اور اچھی صحبت سے اچھا اور بری صحبت سے برا ہو جاتا ہے۔

اب جینی لوگ دھرم کو اس طرح مانتے ہیں

मूल– रे जीव भवदुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमयं धम्मं ।
इयराणं परमं तो सुहकये मूढमुसि थोसि ॥
प्रकरणरत्नाकर भाग २ । षष्टी शतक ६० । सूत्राङ्क ३ ॥

جینی دھرموں کے سوا دوسرے دھرم کو برا کہتے ہیں

۸۷۔ اے جیو! صرف ایک جین مت یعنی تری رتن راگ کا بیان کیا ہوا۔ دھرم دنیوی دکھ پیدائش۔ بڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا ہے۔ اسی طرح جین مت والے کو "سدیو" (اچھا دیوتا) اور "سگرو" (اچھا گرو) بھی جاننا چاہئے۔ دیگر یعنی رتن راگ کے شبھ دیوتا کے سوا جو رگ دویش سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں اُن کے علاوہ باقی ہری ہر برہما وغیرہ کُدیو (برے دیوتا) ہیں جو جو اُن کی پوجا اپنی بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں وہ سب لوگ دھوکا کھائے ہیں۔ خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ جین مت کے "سدیو" "سگرو" "سدھرم" (اچھے دھرم) کو چھوڑ کر دوسرے "کدیو" "کگرو" اور "کدھرم" کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

محقق۔ اب عالموں کو سوچنا چاہئے کہ ان کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمت سے بھری ہوئی ہیں۔

मूल– अरिहं देवो सुगुरु सुद्धं धम्मं च पंच नवकारो ।
धन्नाणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि ॥
प्रक० भा० २ । षष्टी० ६० । सू० १ ॥

جینیوں کی چار مقدس چیزیں
(۱) ارہنت دیو
(۲) سوگرو
(۳) سدھرم
(۴) پانچ نمسکار

۸۸۔ جو "ارہت" یعنی بڑے بڑے دیوتاؤں سے پوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ (جس کے برابر) کوئی دوسرا وجود افضل نہیں ہے جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو۔ صاحب علم و عمل شاستروں کا اپدیش کرنے والا (سگرو)۔ شدھ یعنی تعلقات دنیوی کی ناپاکی سے بری "سمیکتو" (کمالیت) یعنی معرفت اخلاق دھرم جو "ستری جن" ہے اس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم جو چاہِ ضلالت میں گرنے والے اشخاص

(۱۰) سمیک گیان کی تعریف | جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں ان کا جو کچھ مختصر یا مفصل علم ہوتا ہے عقل مند لوگ اسی کو سمیک گیان کہتے ہیں۔

सर्वथाऽवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।
कीर्तितं तदहिंसादि व्रतभेदेन पञ्चधा ॥
अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहाः ।

(۱۱) چارتر کی تعریف | دیگر مذاہب سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اوّل "اہنسا" کسی شخص کو نہ مارنا۔ دوم "سونرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "استیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہم چریہ" اعضاء تناسل کو قابو میں رکھنا اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیاء کا ترک کرنا۔

ان میں بہت سی باتیں اچھی ہیں یعنی اہنسا اور منشیات کا شغل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

جینیوں کے مذمت کرنے کی عادت | سمیکشا - مثلاً پہلے سوتر میں لکھا ہے کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں ادھار (بیہودگی) کرنے والا ہے۔ کیا یہ تھوڑی مذمت ہے کہ جین کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل علم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے اُن کو بُرا کہنا۔ اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں تعریف کرنا محض جھگڑے کی بات ہے۔

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو کیا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے وہ افضل ہو جاوے گا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جاویں گے۔ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آچاریہ خود غرض تھے عالم کامل نہیں تھے۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا۔

دیکھئے تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈبانے والا اور وید مذہب کا اُدھار کرنے والا ہے۔ اگرچہ دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیوتوں کو شدھ ایشور سمجھ کر دیو وغیرہ سب دیوتوں کو

ہے۔ اوّل غیر مذہب والے کی ستتی یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوم اُن کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوم آلاپن یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم سن لپن یعنی اُن سے بار بار نہ بولنا۔ پنجم اُن کو دان (کپڑے وغیرہ کا دان نہ دینا) یعنی اُن کو کھانے پینے کی چیز کبھی نہ دینی۔ ششم خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی کی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا۔ یہ چھ جتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں۔

محقق۔ اب عقل مندوں کو سوچنا چاہئے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بیہودگی، حقارت اور کینہ ہے جبکہ غیر مذہب والوں پر اس قدر بے رحمی ہے تو پھر جینیوں کو بے رحم کہنا ممکن ہے کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا۔ اُن کے مذہب والے آدمی اُن کے گھر کے برابر ہیں اس لئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے تو پھر اُن کو کون عقل مند دیا والا کہہ سکتا ہے۔

جینیوں کی بے رحمی کی مثال

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے کہ متھرا کے راجہ کے دیوان سمی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا اور "آلوچنا" (پرائشچت) کر کے شدھ ہو گئے۔ کیا یہ فعل دیا اور کشما کو نیست و نابود کرنے والا نہیں ہے۔ جب دیگر مذہب والوں سے جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان کو دیا کرنے کے بجائے بے رحم کرنے والا کہنا ہی بجا ہے۔

جینیوں کے چار وسائل نجات کے جن کو کسی ایک میں شمار کریں

۹۲۔ اب سمیکتو درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ادہیتم پرچن سنگرہ" کے اگم سار میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردھان" (کامل اعتقاد) "سمیک درشن" "سمیک گیان" اور چارتر (کامل معرفت، علم، اور ریاضت) یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔

ان کی تشریح یوگ دیو نے کی ہے۔ جس حیثیت سے جیو وغیرہ "دروبیہ" ہیں اسی حیثیت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور سینکشپ اور وستار (خوف، مرگ، وغیرہ مخالف خیالات) سے آزاد شردھا/اعتقاد یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے۔

रुचिर्जिनोक्ततत्त्वेषु सम्यक्श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتووں" میں اعتقاد رکھنا چاہئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں۔

यथावस्थिततत्त्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।
योऽवबोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

سے محبت رکھتے جب وہ ان کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہوں گے جو ان کے برابر متعصب۔ ہٹ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں۔

मूल-अइ सयणा विगया भावंमि अपच्छे सुलीविसावरया ।
न चलन्ति सुद्धधम्मा धन्ना किविपावपचवेसु ॥
प्रकर० भा० २ । षष्ठी० सू० २८ ॥

" بھاودرشنی" [غیر مذہب کے فلسفہ جاننے والے] " کلنگی" (گمراہ برہمچاری سنیاسی وغیرہ سادھو) یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن بھی جینی لوگ نہ کریں۔

محقق۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ بات کتنی حماقت کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کا مذہب سچا ہو اُس کو کسی سے ڈر نہیں ہوتا۔ ان کے آچاریہ جانتے تھے کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول ہے۔ اگر دوسرے کو سنا دیں گے تو رد ہو جائے گا۔ اِس لئے سب کی مذمت کرو اور جاہل لوگوں کو پھنساؤ۔

मूल-मासं पिसक्षम सुद्धं जेमनिष्ठिठाइ मिच्छपब्भाइ ।
जेसिं अणुसंगा उपभोषविशेषि पावमइ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी ६ । सू० ११ ॥

جین مذہب کی خودستائی — **۹۲** ـ جو مذہب جین دھرم سے مخالف ہیں وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں۔ اِس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے۔

محقق۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جینی مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے، مخالفت رکھنے، مذمت کرنے، حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بُرے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جس طرح جینی لوگ سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی ویسا سخت مذمت کرنے والا اور ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی بے جا

کہیں تو کیا ان کو ویسا ہی برا نہ لگے گا

ان آچاریہ اور چیلوں کی اور بھی بھول دیکھو

मूल—जिणवर आणा भंगं उम्मग्ग उस्सुत्तलेस देसणओ ॥
आणा भंगे पावंता जिणमय दुक्करं धम्मम् ।
प्रकर० भाग० २ । षष्ठीश० ६ । सू० ११ ॥

جینیوں کی تنگ خیالی

٩٤ ۔ مخالف مذہب اور مخالف سوتر[1] کے دکھا دینے سے جو تھوڑی سی بھی ویپ راگ (بے توشی) تیرتھنکروں کے ہدایت کی حکم عدولی ہوتی ہے وہ دکھ کا باعث بھی پاپ ہے۔ جن ایشور (جینیوں کے ایشور) کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقہ سے جن کی ہدایت کی حکم عدولی نہ ہو ویسا ہی کرنا چاہیئے۔

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف انہی کی ہے جن کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق تعریف ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں۔

मूल—बहुगुणविज्जानिलओ उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तव्वो ॥
जह वरमणिजुत्तो विहु विग्घकरो विसहरो लोए ॥
प्रकर० भा० २ । षष्ठी० सू० १८ ॥

جینیوں کا سخت تعصب

٩٥ ۔ جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے اسی طرح جو جین مذہب میں نہیں تو خواہ کتنا ہی بڑا دھرماتما پنڈت ہو۔ جینیوں کو اسے ترک کر دینا ہی واجب ہے۔

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے۔ اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں

[1] واضح رہے کہ جینیوں نے سنسکرت کی پرانی کتابوں کی مدد یا نقل کرتا ہیں الگ لکھی ہیں مثلاً ان کے سوتر، اصول، ان اصولوں کی عام کتابوں سے مختلف ہیں۔ مترجم

محقق - دیکھیے - جینیوں کی مانند سنگدل، گمراہ، کینہ ور، مذمت کرنے والا اور کم ظرف کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ انہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے کہ اگر ہم دوسروں کی مدح اور اپنی تعریف نہ کریں گے تو ہماری خدمت اور تعظیم نہیں ہوگی۔ لیکن ان کے لئے سخت بدقسمتی کی بات ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے تب تک ان کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی جہالت اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ ان کے لئے یہ بڑی بہبودی کی بات ہے۔

मूल–किं भणिमो किं करिमो ताणहयासाणधिट्ठदुट्ठाणं ॥
जे दंसि अण लिंगं खिवंति नरयंम्मि मुद्धजणं ॥
प्रक० भा० । षष्ठी० सू० ४० ॥

جینیوں میں بدخواہی اور کینہ پروری دیکھو

۹۹ - جس کی بہبودی کی امید جاتی رہے۔ دھیٹھ - بُرے کام کرنے میں بڑا چالاک۔ بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں کیونکہ جو اُس کا اُپکار کرے گا وہ اُلٹا اُس کی جڑ کاٹے گا۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) کو جاوے تو وہ اسی کو کھا لیوے گا۔ اسی طرح کُگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے۔ یعنی اُن سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہئے۔

محقق - جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں اگر اسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو۔ اور اگر کوئی شخص اُن کا اُپکار کسی قسم کا نہ کرے تو اُن کے بہت سے کام بگڑ جانے سے اُن کو کتنا دکھ پہنچے گا۔ جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے۔

मूल–अप्पप्पतुहपत्थो अज्जइ दुट्ठापहोय पब्बज्जा ।
समदिट्ठिजियाणं तह तह उप्पसस्स नसं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४२ ॥

جینی دوسروں سے کیسے جلتے ہیں

۱۰۰ - جیتا جیتا " درشن بھرشٹ " نرتھ " پاکھنڈ " اپنا - اور

ف اُپکار رکھنا بھی گویا اپنا باعث تباہی ہے۔ [illegible] - مترجم

خود سرائی بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہتے ہیں۔

मूल–हाहा गुरुअ अ कज्जं सामीनहु अत्थिकस्स पुक्करिमो ॥
कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कह इय अकज्जं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ३५ ॥

کہاں "سروجیّہ" (علیم کامل) جن کے کہے ہوئے کہیں جینی مت سگرو" اور جینی مذہب اور کہاں اُن سے مخالف گرو دوسرے مذہب کے اُپدیشک۔؟

یعنی ہمارے گرو۔ دیو۔ اور دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے دیو۔ گرو۔ اور دھرم بُرے ہیں۔

کس گرو کو دریافت ست

۹۷ - محقق - یہ بات بیر بیچنے والے کنجڑے کی مانند ہے جس طرح وہ اپنے کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسروں کے میٹھوں کو کھٹا اور نکما بتلاتے ہیں اسی طرح کی باتیں جینیوں کی ہیں۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کو مطلق ناروا یعنی پاپ گنتے ہیں۔

मूल–सप्पो इक्कं मरणं कुगुरु अणंताइ देइ मरणाइं ।
तोवरिसप्पं गहियुं मा कुगुरुसेवणं भद्दम् ॥
प्रक० भा० २ । सू० ३७ ॥

جینی لوگ غیر گرو کو ... دھرم ہو ... دانت پیتے ہیں

۹۸ - جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں کہ سانپ کی مانند بھی قابل حذر ہے اُسی طرح غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتماؤں کو بھی ترک کر دینا چاہیے۔ یہ لوگ دیگر مذہب والوں کی خدمت دین سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ جینی مذہب سے غیر سب گرو یعنی وہ سانپ سے بھی بڑے ہیں۔ اُن کی زیارت، خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے گرووں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گرووں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کرے گا تو دکھ میں پڑے گا۔

جینی زنا سے گریزاں
نہیں ہوتے نا قابل یقین

۷۴ - پہلے سوتر میں اچاریا توسی یعنی جینی مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سمیکتوی یعنی دوسرے سب پاپی اور جینی مذہب والے سب نیکوکار (بیان ہو چکے ہیں) اس لئے جو کوئی ستھاپتوسی کے مذہب کو رواج دے گا وہ پاپی ہے۔

محقق - جس طرح اوروں کے بچائے چامنڈا، کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے توسی کا برت پاپ ہے یعنی درگا توسی تجھی وغیرہ سب برے ہیں۔ اسی طرح کیا تمہارے "پجوسن" وغیرہ برت برے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس سوتر پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو شاسن دیوی اور مرت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں ان کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر کہیں کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں تو ان کا قول جھوٹ ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکشسی اور درگا و کالیکا کی سگی بہن کیوں نہیں؟ اور اپنے برت پچکھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور توسی وغیرہ کو برا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے کے اپواسوں (فاقوں) کی تو مذمت اور اپنے اپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برت رکھتے (عہد کرتے) ہیں وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں اور کسی دوسرے (مذہب) کا "اپواس" ٹھیک نہیں ہے۔

मूल—वैसानरवियायक माथवत्तु वायाजर कसिरक्खायम ।
मता भर बठार्थ वियार्थ वसि हूरेर्थ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सूत्र ८२ ॥

دوسروں کے دیوی دیوتا بھی
جینیوں کی نظر میں برے ہیں

۷۵ - اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو جیوا - جارت - کیبات وغیرہ لوگوں کے ہیں - بکش - کشیں وغیرہ - مثھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا پیرو ہے یعنی جو ان کے ماننے والے ہیں وہ سب گندا بانٹنے اور ڈوبنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو انہیں کے قبضہ میں مانتے ہیں اور "ویت راگ" (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

محقق - دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے۔ اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی وغیرہ کی تردید

سلہ جکی زیارت پشٹھل (نہ سود) ہے۔ مترجم

کو سیتا وغیرہ اور غیر ورشنوں کے ماننے والے۔ تری لوکی وغیرہ سی۔ پرمی شری گرو ناتک صاحب وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت۔ عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہو رہے اُتنا ہی اُتنا سخت ورشٹی جینیوں کا حسد زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتا ہے یہ بڑا تعجب ہے۔

محقق۔ اب دیکھئے کیا جینیوں سے بڑھ کر حسد۔ کینہ اور تعصب رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے۔ لیکن جس قدر ان جینیوں میں ہے اتنا کسی میں نہیں۔ اور کینہ ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں۔

मूल-संतो विसाय अफिडती सिंधवाइ विपकुमन्ति ।
सुनुब चोरसंगं करन्ति ते चोरितं पावा ॥
प्रश्न० मा० २ । षष्टी० सू० ७१ ॥

۱۰۱۔ اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت میں رہنے سے ناک کٹنے جانے وغیرہ سزا سے خوف نہیں کرتے اُسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے ماننے والے لوگ اپنی نقصان دنیا کا خوف نہیں کرتے۔ (جینی لوگ اور سب مذہبوں کو چور سمجھتے ہیں۔)

محقق۔ ہر ایک آدمی جیسا ہوتا ہے وہ عموماً اپنی ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے۔ کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے۔ جب تک انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ از حد حسد کینہ وغیرہ بُرائی کرنا نہیں چھوڑتا۔ جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے ایسا اور کوئی نہیں۔

मूल-अच्छपसु अहिंसखरवा पवंशीमन्ति मावनवमीप ।
पुषमितंपि सइढाका ही पावी मरावह ॥
प्रश्न० मा० २ । षष्टी० सू० ७६ ॥

ف جینی۔ ف سیتا اس کے پیرو کی علامت کے طور پر تین دھاگوں کی ... ہیں وغیرہ ف یعنی سادھو سنتوں سے مراد ہے (مترجم)

ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں پاتا۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے۔ بچوں نے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मूल–मिच्छकरणं पूआईसमसाहुक्खयाकारिणी भणिया ।
सावियमिच्छत्तभरी जिण समये देसिया पूया ॥
प्रक० भाग २ । षष्ठी० सू० ६० ॥

غیروں کی مورتیاں بھی جینیوں کی آنکھوں میں خار ہیں۔

۶۰ — مختصر معنی: جین کی مورتیوں کی پوجا کرنا خود سند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی کو پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے وہ عارف ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔

محقق — واہ جی! کیا کہنا! کیا تمہاری مورتی وشنو وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے اسی طرح وشنو وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मू–जिण आणा एक्को आयार रहि साथ पुंज धम्मुत्ति ।
पूयसुयि कय धराजिण आणारा सुयधु धम्म ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६२ ॥

جینی اپنے ہی مذہب کو دھرم جانتے ہیں

۶۲ — مختصر معنی: جین دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری، دیا (رحم) اور اہنسا (عفو) ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب برائیں ادھرم ہیں۔

محقق — یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرم آتما نہیں ہے۔ کیا اس دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہئے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہو سکتی ہے۔ الغرض یہ لوگ اپنے مذہب کی کتابوں، مقولوں۔ اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں ✦

کرتے ہیں لیکن "شرادھ دن کرتیہ" کتاب کے صفحہ ۳۶ میں جو لکھا ہے کہ چنّاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کو کھانا کھا لینے کے قصور میں تھپڑ مار کر اُس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اور بجائے اُس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اُس شخص کے لگا دی۔ پھر اس دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی اُس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے۔

मूल—किंसीपि जणयि जासो जायो जणणी जुंहि जणोविधि
जइविच्छ्रयो जायो सुवे सुतसच्छर्व बहर ॥
प्रक० भा० १ । षष्ठी० सू० ८१ ॥

جینی چاہتے ہیں کہ تمام مخالف مرجاویں

۴ ۰ ۱ ۔ جو جین مذہب کے مخالف "متھیا تو ی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اگر پیدا ہوئے تو بڑے کیوں ہوئے یعنی جلدی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا ہوتا۔

محقق۔ اِن کے وِیت راگ کا بھاشت کیا ہوا دیا کا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ اِن کا "دیا دھرم" محض برائے نام ہے اور جو کچھ ہے بھی وہ محض چھوٹے جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल—शुद्धे मग्गे जाया सुहेण गच्छसि सुविमग्गामि ।
जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छंति त सुयं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८३ ॥

دوسرے مذہب والوں کی مکتی کا انکار کر کے جینیوں کی چھوٹائی ہے

۵ ۰ ۱ ۔ مختصر معنی۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پا جائے تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیا تو ی" دیگر مذہب والے مکتی پا دیں تو بڑی حیرت کی بات ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔ جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

محقق۔ کیا جین مذہب میں کوئی بُرا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے۔ سب

دکھلائی دیتی ہے۔

मूल—जे अमुणिअ गुणदोसा ते कह अबुहाण हुंति मज्झत्था।
अह ते वि हु मज्झत्था ता विसअमियाण तुल्लत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०२॥

یعنی کہ اپنے مذہب کی پابندی رکھو

١٠٢ – مختصر معنی – "جین اندرو یاؤں" اُس کے کہے ہوئے مسائل ہیں۔ اور جین مذہب کے اپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے۔

محقق – یہ بات جینیوں کے جھوٹ۔ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں ہے تو کیا ہے؟ حالانکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب باتیں ترک کرنے کے قابل ہیں۔ جس کو ذرا بھی کچھ عقل ہوگی وہ جینیوں کے دیوؤں، کتب مسائل اور اپدیشکوں کو دیکھے، سنے اور غور کرکے بلا شک فوراً چھوڑ دے گا۔

मूल—सयवे विसुयुतविषयकरकयाके सिंध उवाम इसमां।
चरकदरिषमजितेव उषुयाखंदरच भक्स॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०८॥

جینی اپنے ہی گروؤں کو کیوں کر مانتے ہیں

١٠٨ – مختصر معنی – جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں۔ جینیوں کے گروؤں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہیے۔

محقق – بھلا اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ اُن کے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لاتے اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر کوئی تم کو "کُمارگی"[1] (بُرے مذہب والا) "کُگرو"[2] "متھیا درشٹی"[3] اور "کُ اپدیشٹا"[4] کہیں تو تم کو کس قدر رنج پہنچے گا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بے ہودہ باتیں بھری ہیں۔

[1] بُرے راستے پر چلنے والا۔
[2] بُرا گرو۔
[3] جھوٹے مذہب کا ماننے والا۔
[4] بُرے اپدیش کرنے والا۔
مترجم

मूल—चन्न जिणारवा उविकीसि सुरवाह सव्वरतायम् ।
भव्वाण जणइ हरिसरिहि बमिलो विवहोस ॥
प्रक॰ भा॰ २। षष्ठी॰ सू॰ ६५ ॥

دوسروں کی ترقی دیکھ کر جینیوں کی چھاتی پر سانپ رینگتے ہیں۔

۱۰۸۔ مختصر معنی۔ اِس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہر ی ہر ی سبز وغیرہ دلیوں کی کرامت ہے وہ نرک کا باعث ہے۔ اُس کو دیکھ کر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح راجا کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزاء قتل کا دُکھ پاتا ہے اُسی طرح "جین اِندر" (جینیوں کے دیوتا) کی ہدایات کی حکم عدولی کر کے جنم مرن کا دُکھ کیوں نہیں پاوے گا۔؟

محقق۔ جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ جینی بیرونی مکر و فریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی۔ یہ لوگ، ہری ہری سبز وغیرہ اور اُن کے پیروں کے اقبال اور ترقی کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اُن کے رونگٹے اِس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی ترقی کیوں ہوئی؟ یہ عموماً ایسا چاہتے ہوں گے کہ اُن کی ساری حشمت ہم کو مل جاوے اور یہ مفلس ہو جاویں تو اچھا ہے۔ اور راجا کے حکم کی تمثیل اِس لئے دیتے ہیں کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی، جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجا کی جھوٹی بات بھی مان لینی چاہیئے؟ اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہو تاہم جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا۔

मूल—श्री देवगुरुधम्म सो परमप्पा जयंमि बहु मन्नो ।
थि कप्पदुम्म सारिसी इयरसह होइबहुआवि ॥
प्रक॰ भा॰ २। षष्ठी॰ सू॰ १०१ ॥

جینیوں کا اپنے ہی فرقہ کو بہتر بتانا۔

۱۰۹۔ مختصر معنی۔ وہ لوگ جاہل ہیں جو جین مذہب کے مخالف ہیں اور جو "جین اندر" کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک۔ سادھو یا گرہستی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیرتھنکروں کے برابر ہیں۔ اُن کے برابر کوئی بھی نہیں۔

محقق۔ کیوں نہ ہو! اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مانتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اُسی طرح یہ بات بھی

मूल—अम्बीर विषसाविषो मिरई उस्सुत्त सद्देसयको।
सागर कीड़ा कोडिं मह मढ़ भी भवरयो॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२२॥

جینی کس طرح دوسروں کی زبان بند کرنا چاہتے ہیں۔

۱۱۴ – مختصر معنی۔ اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں بھی دھرم ہے تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔

محقق۔ واہ جی واہ! علم کے دشمنوں! تم نے یہی سمجھا ہوگا کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے اب تم کو کہاں تک سمجھاویں تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمر بستہ ہو کر اپنی مطلب برآری کرنے میں حلوا کھانے کی برابر (لذت) سمجھتے ہو۔

मूल—दूरे करणं दूरम्मि साहूणं तहयभावणा दूरे।
जिणधम्म सद्दहाणं पितिर कदुक्खाइंनिठवइ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२७॥

جینیوں کی سستی مکتی

۱۱۵ – مختصر معنی۔ جس آدمی سے جینی مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے تو بھی محض اس قدر اعتقاد سے کہ جینی مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ دکھوں سے تر جاتا ہے۔

محقق۔ بھلا جاہلوں کو اپنے مذہب کے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھ کر دوسری کون سی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل کرنا نہ پڑے اور مکتی ہو جاوے ایسا بھدا مذہب کون سا ہوگا۔

मूल—कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि।
उस्सुत्तलेसविसलवर हिओ निसुणे सुजिणधम्मं॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२८॥

مکتی پانے کا آسان نسخہ

۱۱۶ – مختصراً معنی۔ جو آدمی اتنی خواہش رکھے کہ "جن آگم" یعنی جینیوں کے

मूल—सिंहभक्खं असं मरणं हुज्ज जिणवरिंदाण अप्पाणं।
तिलसलिल वावा चुविदी विठत्त सं तावम्॥
प्रक॰ भा॰ २। षष्ठी॰ सू॰ १०९॥

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت۔

۱۱۲ - مختصر معنی - اگرچہ مرنے تک بھی دکھ ہو تو بھی کھیتی - بیوپار وغیرہ کام جینی لوگ نہ کریں - کیونکہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں۔

تحقیق - اب کوئی جینیوں سے پوچھے کہ تم بیوپار وغیرہ کام کیوں کرتے ہو - ان کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ اور اگر چھوڑ دو تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیویں تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے۔ ایسی کجروی کا اپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ مگر بیچارے کرتے کیا - بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا بک دیا۔

मूल—तइया इमाय भवणा मारेण रंगिया भणाय गव्वेण॥
जेअंपन्ति उसुत्तं तेसिंदिद्धिद्धि पण्डिच्चं॥
प्रक॰ भा॰ २। षष्ठी॰ सू॰ १२१॥

جینیوں کا استکبار

۱۱۳ - مختصر معنی - جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں۔ وہ تھوڑے سے بھی حقیر ہیں - خواہ کچھ ہی مطلب برآری ہو تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے - خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے۔

تحقیق - تمہارے بانی مبانی سے لے کر آج تک جس قدر ہو گزرے ہیں یا آگے ہوں گے۔ انہوں نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب برآری دیکھتے ہیں۔ وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی۔

मूल–जइवाणेसि जिणणाहो लोयाया राविपरकरपभूओ।
तामेसं मन्नं तो पञ्चमन्नसि मोह मायारं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १४८॥

جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں ۱۸ ۔ مطلب۔ جیسے جو ادنیٰ بھی برا پرندو (نصیب) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے اُن کا نصیب پھوٹ گیا۔

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں تکلیف نہ پہنچاویں۔ بلکہ محبت سے برتیں اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جینی لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں برائی نہیں سمجھتے ہوں گے۔ ان کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں۔ اور جو یہ لکھا ہے کہ برہمن۔ تری دنڈی "پری براجک۔ آچاریہ" یعنی سنیاسی اور "تاپسی" وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اب دیکھئے کہ یہ سب کو دشمنی کی نظر سے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کشما" کو زائل کرنے والا ہے اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پر ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہوں گے۔ رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو اگر "راگی" [رغبت فاسدہ رکھنے والا] "دویشی" [کینہ ور] اور "متھیا" [جھوٹی باتیں ماننے والا] کہیں۔ اور جین مذہب کے ماننے والوں کو غلطیوں کے بچاؤ سے پیدا ہوئے تب میں پھنسا ہوا مانیں اور ان کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں تو جینیوں کو کتنا برا لگے گا۔ اس لئے جینی لوگ مذمت۔ اور غیر مذہب سے کینہ رکھنے کے نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اس بات کو چھوڑ دیویں تو بہت اچھا ہو۔

मूल–एगो अगरू एगो विसाय गोचे रूपाणि विसवाणि।
तच्छभत्ते जिणदम्मे पक्कप्परत्तं न विसयमि॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १५०॥

شاستروں کو سنتوں کا "اُلٹ سوتر" یعنی دوسرے مذہب کی کتابوں کو بھی نہیں سنا کیونکہ جو شخص اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

محقق۔ یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اس جگہ کے دُکھوں کے سمندر سے کبھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے نتیجہ میں دُکھ بھوگے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلافِ عقل بات نہ لکھتے تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سن کر اور حق و باطل کی تمیز حاصل کر کے اُن کی بے عقلی سے بھری ہوئی لغو کتابوں کو چھوڑ دیتے۔ لیکن اِن بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے کہ اس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے تو ممکن ہے مگر باقی موٹے عقل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے۔

मूल—जत्थाणेयं डिंभविंयं सुयवयहारं विसोहियंतत्थ।
आयाए विगुत्त बोही जियआणा राइ परायो॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १३८॥

جینیوں کی اندھی عقل — ۱۱ — مختصر معنی۔ جو "جین آچاریوں" کے تصنیف کیے ہوئے سوتر گرنتھ — ... لوگ نیک اور مشکل کاموں کے کرنے سے چارتر والے ہو کر نجات پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں۔

محقق۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو "چارتر" (نیک چلن) کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی "چارتر" ہے تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں وہ پاک ہو کر اچھے نتیجہ کو پہنچے جانے چاہئیں۔ مگر نہ وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم۔ بلکہ صفرا وغیرہ کی افراط تفریط کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو انصاف اعمال۔ برہم چریہ۔ راست گوئی وغیرہ ہیں۔ اور دروغ گوئی۔ بُرے اعمال وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کے بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب سے محبت سے برتاؤ ... "شُدھ چرتر" (نیک چلنی) کہلاتا ہے۔ جو جینی مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ۔ اِن سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پا کر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔

خود مختار۔ ... ترجمہ۔ ... تقلید ... شرح ... صاحب اعمال یا نیک چلن۔ (مترجم)

اور اسی کتاب میں آگے چل کر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت بھجن پڑھنے، یعنی تیرتھنکروں کی مورتی کی پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ پرانے مندر کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ مندر میں اس طرح جا کر بیٹھے۔ بڑے عقیدت اور محبت سے پڑھا کرے۔

"नमो जिनेभ्यः"

وغیرہ منتروں سے (مورتی کی) سنان وغیرہ کرائیں اور

"जल चन्दन पुष्प धूप दीपनैः"

وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھا دیں۔

مورتی پوجا کا پھل

(۱) راجا نہیں ہو سکتا

۱۲۰۔ رتن سار بھاگ کتاب کے بارھویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے کہ پوجاری کو راجا یا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے۔

محقق۔ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں۔ کیونکہ راجا لوگ بہت سے جینی پوجاریوں کو روکتے ہیں۔

(۱) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ مورتی پوجا سے بیماری، درد اور بڑے سے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں۔ کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا۔ اُسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی اُس کا نام کمار پال ہو گیا تھا۔ ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھسلانے کی ہیں۔ کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں اور چھتر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگھ کی بھی حکومت نہیں ملتی۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے۔ تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے۔ ملکوں کی سزا کیوں بھوگتے ہیں۔ اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سمندر سے پار ہو جاتے ہوں تو پھر گیان، "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو۔

(۲) امر (لافانی) ہونا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اُس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ پاتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو سب جینی لوگ امر (لافانی) ہو جانے چاہئیں۔ مگر نہیں ہوتے۔ اس لئے اُن کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں۔

مورتی پوجا کا طریقہ دکھا کر جینی مذہب

۱۲۱۔ رتن سار کے صفحہ ۵ میں اُن کی پوجا کرنے کا

مورتی پوجا کے بانی مبانی جینی ہیں۔

۱۹۔ مختصر معنی۔ سب شراوکوں کا دیو۔ گرو۔ دھرم ایک ہے۔ "چیتیہ وندن" یعنی جین کی تصویر یا مورتی کے وقتوں (مندر) اور جین کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے۔

محقق۔ اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور پاکھنڈوں کی جڑ یہی جین مذہب ہے۔

شراوھ دِن کرتیہ کتاب کے صفحہ میں مورتی پوجا کے حوالے

नमकारेण विसोही ॥ १ ॥ अनुसरणं सावय ॥ २ ॥ पयाइं सुमे ॥ ३ ॥ जोगी ॥ ४ ॥ चिय वन्दणाणं ॥ ५ ॥ मतरत्ताणं नु विहि पुच्छम् ॥ ६ ॥

وغیرہ وغیرہ

(۱) شراوکوں[1] کو (مندر کے) پہلے دوار [دروازہ] میں "نوکار" [نمسکار] کا جپ کرنا چاہیے۔

(۲) دوسرے (دروازے میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں۔

(۳) تیسرے (دروازے میں یہ خیال کرنا) کہ ہمارے "انوبرت" لگتے ہیں۔

(۴) چوتھے دروازے میں (یہ خیال کرنا) "چار ورگ" [چار مقاصد زندگی یعنی دھرم، ارتھ، کام، موکش] میں موکش مقدم ہے۔ اس کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اس کے سب "اتی چار" بوجہ نرمل (پاک) جاننے کے چھ ضروری وسائل ہیں۔ وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے۔

(۵) پانچویں "چیتیہ وندن" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "درویہ پوجا" (بھینٹ چڑھانے) اور "بھاؤ پوجا" (دل کی پوجا) کرنے کا ذکر کریں گے۔

(۶) چھٹا۔ "پرتیاکھیان دوار[2]" یعنی نوکارسی وغیرہ کا طریقہ ذکر کریں گا وغیرہ وغیرہ۔

---

[1] لفظ شراوک جینی گرہستی کے لیے ہے۔ شراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں۔

[2] دیول کے لفظی معنی دیوتا کے ہیں مگر اکثر اسے دیوالیہ کی بجائے مندر کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہاں بھی منشہ سے یہی معلوم ہوتی ہے (مترجم)

کیوں نہ ہو گی نہیں۔ اور اگر شباہت کہو تو سب جڑ اشیاء جو بے حرکت ہونے کے شباہت (قرار) ہیں میں برابر ہیں۔ جینیوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے۔

مورتی کا زیور وغیرہ

۱۲۴ - سوال - ہماری مورتیاں کپڑا، زیور وغیرہ نہیں پہنتیں اس لئے اچھی ہیں۔

جواب - مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے۔

سوال - جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے اسی طرح سادھوؤں اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔

جواب - اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو تو ان کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آجاویں گے۔ جب عقل پتھرا جائے گی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلیٰ درجہ کے صاحب علم ہیں ان کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں سملاس میں لکھ چکے ہیں وہ سب پتھر وغیرہ کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے اسی طرح ان کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ ان کا منتر یہ ہے جو رتن سار حصہ اول میں لکھا ہے۔

नमो अरिहंताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पंच नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मङ्गलाणं च सव्वेसिं पढमं हवइ मङ्गलम् ॥ १ ॥

جینیوں کا گرو منتر اور اس کا مہاتم

۱۲۵ - اس منتر کا بڑا مہاتم (عظمت) لکھا ہے۔ یہ سب جینیوں کا گرو منتر ہے۔ اس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے کہ تنتر، پران اور بھاٹوں کی باتوں کو بھی مات کر دیا چنانچہ۔ شرادھ دن کرتیہ صفحہ … پر لکھا ہے کہ۔

नमुक्कार तउपद्दे ॥ ९ ॥

अउजवर्व । मन्ताणमन्तो परमोमहामुत्तिभेदाणधेयंपरमंमहामुत्ति तत्ताणतत्तं परमं पवित्तं संसारसत्ताणदुहाहयाणं ॥ १० ॥

یہ شلوک لکھا ہے۔

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे॥

ہم جل - چندن - چاول - پھول - دھوپ - دیپ - "نَیویدیہ" (میوہ) وستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اِندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے۔

مورتی پوجا کے ذریعہ نجات جینیوں کے بموجب

۱۲۲ - وویک سار کا صفحہ ۲۱ - جینیوں کے مندر میں "موہ" نہیں آتا اور دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے۔

وویک سار صفحہ ۲-۵۱ - مورتی پوجا سے مُکتی ہوتی ہے۔ اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی) - چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا۔

وویک سار صفحہ ۵۵ - جینی مندر میں رِشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم ارتھ - کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔

وویک سار صفحہ ۶۱ - "جن" کی مورتیوں کی پوجا کرے تو تمام جہان کے دکھ چھوٹ جاویں۔

محقق - اب دیکھو ان کی نامکن اور بے عقلی کی باتیں - اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں "موہ" نہ آوے - دنیا کے سمندر سے پار اُتر جاویں - نیک اوصاف پیدا ہو جاویں نرک کو چھوڑ سورگ میں چلے جاویں - دھرم ارتھ کام موکش کو حاصل کر لیں اور سب دکھ چھوٹ جاتے ہوں تو سب جینی لوگ سکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے اس وویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ جنھوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے۔ انھوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے۔

شِو وغیرہ کی مورتی پوجنے کا نتیجہ جینی نرک بتاتے ہیں

۱۲۳ - وویک سار صفحہ ۲۲۵ - شِو - وِشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے۔ یعنی نرک کا ذریعہ ہے۔

محقق - بھلا جب شِو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں اگر کہیں کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ) اور فیض بخش ہیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔ اور شِو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں ہیں اس لئے بُری ہیں۔ تو اُن کو کہنا چاہئے کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے۔ پھر کس طرح تیاگی ہیں۔ اور شِو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں وہ

(۵) جین مت کے جتنے سادھو ایں لوک میں ہیں
ان سب کو نمسکار ہے۔

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

نوکار منتر پڑھنے کا پھل

۱۲۷۔ تتو وویک صفحہ ۱۲۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کرکے پوجا کرتا ہے وہ ۱۰۰ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو درشن کرنے سے سب لوگ ان کے نتیجوں کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۔

پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کا پھل

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵۱ میں لکھا ہے کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی علے ہذالقیاس مورتی پوجا کے بارے میں ان کی بہت سی تحریریں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی سابق جینی مت ہے۔

جینی سادھو بدچلنی کرکے بھی سورگ میں چلے جاتے ہیں۔

۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا دیکھئے

وویک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو کسمات کوشا بیسوا سے مباشرت کرکے بعد ازاں تارک ہو کر سورگ کو گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۰۔ ارہنک منی نامی ایک چیلا بھیس سے گرا اور کئی سالوں تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن منی کو سنتیا لیا اٹھا لے گیا اور پھر دیوتا ہوا۔

جینیوں کے ہاں سادھوؤں کی بیجا تعظیم۔

۱۳۰۔ وویک سار صفحہ ۱۵۶۔ جین مذہب کا سادھو لنگ دھاری یعنی محض بھیس ہی رکھتا ہو تو بھی سراوک لوگ اس کی تعظیم کریں۔ سادھو خواہ نیک چلن ہوں خواہ بدچلن ہوں سب پوجا کرنے کے لائق ہیں۔

وویک سار صفحہ ۱۶۸۔ جین مذہب کا سادھو بدچلن گرا ہوا ہو تو بھی دوسرے مذہب کے سادھوؤں سے افضل ہے۔

وویک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگر سراوک لوگ جین مذہب کے سادھوؤں کو چلن سے گرا ہوا اور بدچلن دیکھیں تو بھی انہیں ان کی خدمت کرنی چاہیئے۔

وویک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بال نوچ کر "چارتر" اختیار کیا۔ سخت تکلیف اٹھائی۔ اور پچھتایا اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کرکے سدھ ہوگیا۔

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت

ताणं अन्नत्थु नो अत्थि । जीवाणं भव सायरे ।
बुड्डुं ताणं इमं मुत्तं । न मुक्कारं सुपोअयम् ॥ ११ ॥
प्रक. । अणेगजम्मं तरसंचियाणं दुहाणं सारीरि माणुसाणु
साणं कत्तोय भव्वाणभविअणासो न नावपत्तो नमुक्कारमन्नो
॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلیٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلیٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دکھوں سے تنگ آئے ہوئے ڈوبتے لوگوں کے لئے ایسا ہے کہ جیسے سمندر کے پار اتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔۔
یہ "جو نوکار" کا منتر ہے وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اس کو چھوڑ دیتے ہیں وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور جو اس کو قبول کرتے ہیں وہ دکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیووں کو دکھوں سے الگ رکھنے والا۔ سب پاپوں کو دور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اس منتر کے اور کوئی نہیں۔ ۱۱

دنیاوی جیووں کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے جہالی دکھوں یعنی دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں ملا تب تک جیو دنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر دینے والا سنی حاصل ہو جاوے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت وفا دینے والا ہتھیار مل جاوے اسی طرح "سمرت کیولی" [منتر سکھلانے والے گورو] کے ملنے کو سمجھنا چاہئے۔
بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر حقیقی راز ہے۔

جینیوں کے گورو منتر کے معنی ۱۴۴۔ اس منتر کے معنی یہ ہیں۔ (۱) [नमो ऽरिहन्ताणम्]

(۲) [नमो सिद्धाणम्] سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے۔

(۳) [नमो आयरियाणम्] (۳) جین مت کے سب سادھوں کو نمسکار ہے۔

(۴) "नमो उवज्झायाणम्" (۴) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے۔

(۵) "नमो लोएसव्वसाहूणम्" (۵) جین مت کے سب اپادھیایوں کو نمسکار۔

محقق - یہاں غور کرنا چاہئے کہ جس طرح عیسائیوں - ویشنووں وغیرہ کے بیکنٹھ اور بہشت بشکل ترسی اور شکل جگہ چیزیں ہیں اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں - ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے۔

جینیوں کی مکتی کا بیان

جینیوں کی مکتی - اور مکتی کے مرادف بیان و تعریف

۱۳۳ - رتن سار صفحہ ۲۳ - مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں کہ عالم بالا میں ایک مقام سدھ شلا ہے - سورگ پوری کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن لمبی ہے اور اتنی ہی چوڑی (گول یا جسیم) ہے - اور آٹھ یوجن موٹی ہے - جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے اس سے بھی اُجلی ہے سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفاف - وہ سدھ شلا چودھویں لوک کی چوٹی پر ہے - اور اس سدھ شلا کے اوپر شیو پور کا مقام ہے اس میں بھی مکت آدمی معلق رہتے ہیں - اس جگہ جنم لینے اور مرنے کا کوئی بھی دکھ (رنج) نہیں ہے - اور آنند کرتے رہتے ہیں دوبارہ جنم نہیں لیتے اور نہ مرتے ہیں - سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں - یہ جینیوں کی مکتی ہے -

محقق - غور کرنا چاہئے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں پرانکوں میں ویکنٹھ کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے مذہب کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے - ویسے ہی جینیوں کی سدھ شلا اور شیو پور بھی ہے - کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرۂ زمین کے نیچے رہتے ہیں اُن کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے اونچا نیچا بجائے خود کوئی شے نہیں جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں اسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں - اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں اسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں - چاہے وہ شلا پینتالیس لاکھ سے دو چند بھی نوے لاکھ کوس بھی ہو تو بھی وہ مکت بندھن میں ہیں - کیونکہ اس شلا یا شیو پور کے باہر نکلنے سے اُن کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی - اور ہمیشہ اسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے [illegible] بھی ہوتا ہوگا جس جگہ رکاوٹ - خواہش اور رنج ہے - اس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں - مکتی اسی طرح ماننی ٹھیک ہے - جس طرح ہم نویں سملاس میں بیان کر چکے ہیں - اور یہ جینیوں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے - جینی لوگ مکتی کے بارہ میں بھی غلطی میں پڑے ہیں -

سے بدا عوالی ساڈھو بھی مکتی پا گئے۔

> جینیوں کے حساب سے کرشن جی وغیرہ سب نرک کو گئے۔

۱۴۲ – اور وویک سار صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ شری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھندوری نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۸ سے نیچے جوگی۔ جنگم۔ قاضی۔ ملاں۔ اگیان کے باعث تپ کی تکلیف اٹھا کر بھی بُری گتی کو پاتے ہیں۔

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ نو واسدیو یعنی ترپرشٹھ واسدیو۔ دوی پرشٹھ واسدیو۔ سوئمبھو واسدیو۔ پرشوتّم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پرش پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو۔ لکشمن واسدیو۔ اور شری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارھویں۔ بارھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں۔ اٹھارھویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے اور نو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو۔ موروک پرتی واسدیو۔ مدھو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو۔ اور جراسندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے۔

اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے کہ رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے۔

محقق۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ ان کے سادھو گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پرستری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے وہ جین مذہب والے سب تو سورگ اور مکتی کو گئے۔ اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے یہ کتنی بڑی بُری بات ہے۔ دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا اُن کو دیکھنا بھی بُرا ہے۔ کیونکہ اگر اُن کی صحبت میں رہیں تو ایسی ہی ایسی جھوٹی باتیں اُن کے دل میں بھی قائم ہو جاوینگی۔ کیونکہ ایسے سخت جھگڑا کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوا ستیہ برائیوں کے اور کچھ بھی پلّے نہیں پڑے گا۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ[1] ہیں اُن کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں۔

> جینیوں کا تیرتھ اور تیرتھوں کی نسبت۔

۱۴۳ – وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (نجات) حاصل نہیں ہوتا۔ اور اپنے گرنار۔ پالی تانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک دینے والے ہیں۔

---

[1] جو نیک آدمی ہوگا وہ جین مت میں کبھی نہ رہیگا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے وہ دوسری بات ہے۔ مترجم

کے ذریعہ سے اس جگہ میرا آنا ثابت کر کے اپنی فوق العادت طاقت دکھلا کر واپس گیا ۔

محقق ایسی ایسی خلاف علم ۔ ناممکن اور جھوٹی بات کے کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے ۔

۱۳۷ ۔ بیشتر ادھ دن کرتیہ صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے کہ سادھو مُردہ کے کپڑے لے لیویں ۔

جینیوں کے کفن کھسوٹ سادھو

محقق ۔ دیکھئے ۔ ان کے سادھو بھی مہابراہمن کے مانند ہو گئے ۔ کپڑے تو سادھو لے لیویں لیکن مُردہ کا زیور کون لیوے گا ۔ اُسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھر میں رکھ لیتے ہوں گے تو پھر آپ کون ہوئے ۔

۱۳۸ ۔ رتن سار صفحہ ۱۰۵ ۔ پھونکنے ۔ کوٹنے ۔ پیسنے ۔ اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہوتا ہے ۔

چکی آٹا پیسنے ۔ کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ سمجھتے ہیں

محقق ۔ اب ان کی ہٹ دھرمی دیکھئے ۔ بھلا اگر یہ کام نہ کئے جاویں تو انسان وغیرہ متنفس کس طرح زندہ رہ سکیں ۔ اور جینی لوگ بھی دُکھی ہو کر مر جاویں ۔

۱۳۹ ۔ رتن سار صفحہ ۱۰۴ ۔ باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ لگتا ہے ۔

باغیچہ لگانا پاپ

محقق اگر مالی کو لاکھ پاپ لگتا ہے تو پتے ۔ پھل پھول ۔ سایہ سے بہت سے جیو سکھ پاتے ہیں ۔ پس کروڑوں گنا پن بھی ضرور ہوتا ہے اس پر ذرا بھی غور نہ کیا یہ کتنا اندھیر ہے ۔

۱۴۰ ۔ تتو وویک صفحہ ۲۰۲ ۔ ایک دن لبدھی نامی سادھو بھول کر ویشیا کے گھر میں چلا گیا اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی ۔ ویشیا نے جواب دیا کہ اس جگہ دھرم کا کام نہیں ۔ بلکہ دولت کا کام ہے ۔ تو اُسی لبدھی سادھو نے ساڑھے بارہ لاکھ اشرفی اس کے گھر میں برسا دی ۔

[illegible]

محقق اس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون مانے گا ۔

۱۴۱ ۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے کہ ایک پتھر کی مورتی گھوڑے پر سوار ہے ۔ جہاں اُس کو یاد کیا جاوے وہیں حاضر ہو کر حفاظت کرتی ہے ۔

گھوڑ چڑھی مورتی حفاظت دیتی

محقق ۔ کہو جینی جی ! ۔ آجکل چوری ۔ ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے تمہارے یہاں خوف تو ہوتا ہی ہے ۔ تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے ۔ کیوں جا بجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو ۔

سچ یوں ہے کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ لوگ مکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے +

اب اِنکی تھوڑی سی اور ناممکن باتیں سُنو

جینیوں کے مبالغہ اور ناممکنات کے چند نمونے

۱۳۳ سوال - وِویک سار صفحہ ۲ - مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے اشنان کرایا -

وِویک سار صفحہ ۱۳۶ - دشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا - وہاں کچھ تکبر کیا اُس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۰ اندر ۱۳۳۷۵۵۷۲۴۰۰۰۰۰۰۰ اندرانیاں وہاں آئی تھیں - راجا دیکھ کر حیران ہوگیا +

محقق اب غور کرنا چاہیے کہ اندروں اور اندرانیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے ایسے کتنے ہی کرۂ زمین چاہئیں +

جینی تالاب کنواں وغیرہ بنانا پاپ سمجھتے ہیں -

۱۳۵ - شرادھ دن کرت آتم نندا بھاونا کے صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ باوڑی - کنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہیئے -

محقق بھلا اگر سب آدمی جینی مذہب میں آجاویں اور کنواں تالاب باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنواوے تو لوگ پانی کہاں سے پیویں گے +

سوال تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں اس لئے اُنکے بنوانے والے کو پاپ لگتا ہے - پس ہم جینی لوگ اُس کام کو نہیں کرتے -

جواب تمہاری عقل کیوں جاتی رہی - کیونکہ جس طرح ادنےٰ ادنےٰ جیووں کے مرنے سے پاپ گنتے ہو ویسے بڑے گئو وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ مستفیضوں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوگا اُس کو کیوں نہیں گنتے +

باوڑی بنانے کی سزا کی مثال

۱۳۶ - تتو وویک صفحہ ۱۹۶ - اس شہر میں ایک جوہری سیٹھ ممن نے باوڑی بنائی - اس وجہ سے وہ دھرم سے بھرشٹ ہو کر اُس کو سولہ مہا روگ (مرض عظیم) ہوئے - اور مرنے کے بعد وہ اُس باوڑی میں مینڈک بنا - مہاویر کے درشن کرنے سے اُس کو اپنی ذات یاد آگئی - مہاویر کہتے ہیں کہ میرا آنا سُنکر اور مجھکو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ (گرو) جانکر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا - رستے میں شرینک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آکر مر گیا اور شبھ دھیان کرنے سے دُردُرانک نامی اعلےٰ درجہ کا دیوتا بنا - اور اودھی گیان (انتہائے علم)

۱۴۶ - جینی لوگوں کا "کیش لُنچن" (بال اکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے - اور پانچ مٹھی اکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے -

جینی سادھوؤں کا اپنے بال اکھاڑنا - اُس پر اعتراض

وویک سار صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے کہ پانچ مٹھی لُنچ کر "چارتر" اختیار کیا یعنی پانچ مٹھی سر کے بال اکھاڑ کر سادھو بنا -
کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ - "کیش لُنچن" کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے ۔

محقق - جینی لوگو! آپ کہیے - تمہارا دیا دھرم کہاں رہا - کیا یہ ہنسا (نہیں) یعنی چاہے اپنے ہاتھ سے اکھاڑے - چاہے اس کا گرو اکھاڑے - یا کوئی دیگر شخص - لیکن اُس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے ۔

۱۴۷ - وویک سار صفحہ - سمت ۱۶۳۳ کے سال میں شویتامبروں میں سے ڈھونڈھئے اور ڈھونڈھیوں میں سے تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی (بناوٹی فرقے) نکلے ہیں - ڈھونڈھیے لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے اور سوائے کھانا کھانے اور اسنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ منہ پر پٹی باندھے رہتے ہیں - اور جتی وغیرہ بھی جب کتاب سناتے ہیں تب منہ پر پٹی باندھتے ہیں - اور کسی وقت نہیں ۔

ڈھونڈھئے اور اُن کی تقسیم در تقسیم

۱۴۸ - (سوال) منہ پر پٹی ضرور باندھنی چاہیئے کیونکہ "وایو کایہ" یعنی جو سوکشم شریر (لطیف جسم) والے جیو ہوا میں رہتے ہیں وہ منہ کے بھاپ کی گرمی سے مر جاتے ہیں اور اُس کا پاپ منہ پر پٹی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے - اس لئے ہم لوگ منہ پر پٹی باندھنا اچھا سمجھتے ہیں ۔

منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی -

(جواب) یہ بات علم اور پریکٹس وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے - کیونکہ جیو اجر اور امر (بوڑھا نہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں - پس وہ منہ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے انکو تم بھی "اجر" "امر" مانتے ہو ۔

(سوال) جیو تو نہیں مرتا - لیکن چونکہ منہ کی گرم ہوا سے اُن کو دکھ پہنچتا ہے اُس دکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے - اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے ۔

(جواب) یہ بات بالکل ناممکن ہے کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا

اب ان کے سادھوؤں کی علامتیں لکھتے ہیں

सरजोहरणभैक्ष्यभुजो लुञ्चितमूर्द्धजाः।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसङ्गा जैनसाधवः॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिकाहस्ताः पाणिपात्रा दिगम्बराः।
ऊर्ध्वाशिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः॥ २ ॥
भुङ्क्ते न केवली न स्त्रीमोक्षमेति दिगम्बरः।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह॥ ३ ॥

شوتامبر سادھوؤں کے لکشن

۱۴۲ – جن دت سوری نے جینیوں کے سادھوؤں کے لکشن (علامتیں) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں "سرجوہرن" یعنی چوری رکھنا – بھیک مانگ کر کھانا – سر کے بال نوچ ڈالنا – سفید کپڑے پہننا – کشما والا (صاحب عفو) رہنا – کسی کی سنگت نہ کرنا – جینیوں کے شوتامبر جن کو یتی کہتے ہیں وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں ◆

دگمبر سادھو

۱۴۳ – دوسرے دگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا – سر کے بال اکھاڑ ڈالنا – پچھکا یعنی جھاڑو دینے کا ایک اُون کا آلہ بغل میں رکھنا – جو کوئی بھکشا دیوے تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا – یہ دوسرے قسم کے سادھو یعنی دگمبر ہوتے ہیں ◆

جن رشی سادھو

۱۴۴ – اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے اُس کے بعد جو کھانا کھاویں وہ "جن رشی" یعنی تیسرے قسم کے سادھو ہوتے ہیں ◆

دگمبروں و شوتامبروں میں اختلاف۔

۱۴۵ – دگمبروں کا شوتامبروں سے صرف اتنا فرق ہے کہ دگمبر لوگ عورت کا مکتی پانا نہیں مانتے اور شوتامبر مانتے ہیں ◆ غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں – یہ ان کے سادھوؤں کی قسمیں ہیں ◆

(ردّ) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے ۔

۱۵۰ - اور مونھ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے وہ صریحاً بدبودار ہے۔ اگر اُسے روکا جاوے تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے۔ جس طرح کہ بند جائے ضرور زیادہ بدبودار اور کھلا ہوا کم بدبودار ہوتا ہے۔ اُسی طرح مونھ پر پٹی باندھنے، دانتوں کو صاف نہ کرنے، مونھ نہ دھونے اور اسنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی پس دنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیووں کو جس قدر تکلیف پہنچاتے ہو اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے کے باعث "وشوچکا" یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیووں کو دکھ پہنچاتے ہیں اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیووں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی اس لئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو۔ اور جو مونھ پر پٹی نہیں باندھتے۔ دانت صاف کرتے۔ مونھ دھوتے۔ اسنان کرتے اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں وہ تم سے بہت اچھے ہیں ۔

> اور بدبو بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جس طرح چانڈالوں کی بدبو کے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کے قرب کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اُسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی۔

جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اُسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی ۔

۱۵۱ - (سوال) جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکل کر باہر کے جیووں کو دکھ نہیں پہنچا سکتا اُسی طرح ہم مونھ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیووں کو کم دکھ پہنچانے والے ہیں۔ مونھ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیووں کو تکلیف نہیں پہنچتی مثلاً سامنے آگ جلتی ہو اُس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے تو (آنچ) کم لگتی ہے۔ پس بوجہ اس کے کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں اُن کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے ۔

> پٹی سے حرارت رُکتی نہیں بلکہ دُگنا زور کرتی ہے۔

(جواب) تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اوّل تو دیکھو کہ جہاں سوراخ ہو

ذرا بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب موتھ کی ہوا سے جیووں کو تکلیف پہنچتی ہے تو چلنے۔ پھرنے۔ بیٹھنے۔ ہاتھ اُٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی تکلیف ضرور پہنچتی ہوگی۔ اس لئے تم بھی جیووں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے +

۱۴۹۔ (سوال) ہاں۔ جہاں تک بن سکے وہاں تک جیووں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے وہاں لاچار ہیں۔ کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوئے ہیں اگر ہم موتھ پر کپڑا نہ باندھیں تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں۔

پٹی باندھنے سے بچاؤ ہونے کے بجائے جیو زیادہ مرتے ہیں۔

(جواب) تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے جب کوئی موتھ پر کپڑا باندھے تو اُس کے موتھ کی ہوا رُک کر نیچے یا ایک طرف کو۔ اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ اُس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی۔

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈال دیئے جاویں تو اُس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھلا رہنے سے اس قدر نہیں ہوتی اسی طرح موتھ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور کھلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب موتھ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رُکی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے پس وہ جیووں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی۔

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو موتھ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے تو موتھ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اُسی طرح موتھ پر پٹی باندھنے سے ہوا رُک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکل کر جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اسی وجہ سے موتھ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں +

اور موتھ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنی اپنی مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نراتو ناسک (بغیر غنہ) حروف کو "انو ناسک"

کیونکہ اگر موسم کی گرمی سے جیو مرتے ہوں یا اُنکو تکلیف پہنچتی ہو وہ بیساکھ یا جیٹھ کے مہینے میں سُورج کی سخت گرمی کے باعث "وایوکایہ" جیووں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکے گا۔ پس اُس گرمی سے بھی جیو نہیں مر سکتے اس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے ◆

۱۵۳- کیونکہ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے دیکھو دُکھ اُنہیں جیووں کو پہنچتا ہے جن کے من کی حرکت سب اعضا کے ساتھ قائم ہو۔ اس کا ثبوت

"وایوکایہ" وغیرہ جیووں کو بوجہ حس نہ ہونے کے دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः॥ सांख्य० अ० ५ । सू० २७ ॥

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تب ہی جیو کو سُکھ یا دُکھ پہنچتا ہے مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گزرنا۔ شُنیہ بُدّھی (جس کی لمس کی حس جاتی رہے اُس) کو چھونا "پینس روگ" (زکام وغیرہ) والے کو بو اور جس کی زبان نہ ہو اُس کو ذائقہ محسوس نہیں ہو سکتا اُن حیوانوں کی بھی اسی طرح کی حالت ہے ◆

۱۵۴- دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اُس کو سُکھ یا دُکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے مگر اُس وقت بیرونی اعضا کے ساتھ اُس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سُکھ و دُکھ نہیں پا سکتا ہے۔

مثلاً انسان کو گہری نیند میں دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

اور جس طرح بید یا آجکل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضا کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اُس وقت اُس کو کچھ بھی دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح "وایوکایہ" خواہ دوسرے ستھاور[له] جسم والے جیووں کو بھی سُکھ یا دُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح سخت بیہوش جاندار سُکھ و دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتا اُسی طرح وہ "وایوکایہ" وغیرہ کے جیو بھی سخت بیہوشی کی حالت

له نباتات یعنی درخت وغیرہ ۔ (مترجم)

اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو تو اُس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی۔ اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ بند کر دیکھو فوراً چراغ بجھ جاوے گا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ متنفس باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اُسی طرح آگ بھی نہیں جل سکتی۔ جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلے گی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے مونھ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اِس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے ٭

۳۵۱ – (سوال) اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہو کر بات کہتا ہے تو مونھ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے تاکہ مونھ سے تھوک اُڑ کر یا بدبو اُس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے تو ضرور اُس پر تھوک اُڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہو جانے سے بگڑ جاتی ہے۔ اِس لئے مونھ پر پٹی کا باندھنا اچھا ہے۔

سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ تھا کے خیال سے نہیں کی جاتی۔

(جواب) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیووں کی حفاظت کے خیال سے مونھ کی پٹی باندھنا فضول ہے اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب مونھ پر ہاتھ یا پلا اس لئے رکھتا ہے کہ اُس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سُن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے تو مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اِس سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے ٭

دانتن وغیرہ نہ کرنے کے باعث تمہارے مونھ وغیرہ اعضا سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا تو بدبو کے سوائے کیا آتا ہوگا۔ علیٰ ہٰذا القیاس مونھ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ یا پلا نہ لگایا جاوے تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاوے گی۔ مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں تب مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے کیونکہ اُس جگہ تیسرا کوئی شخص سننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرنا چاہیئے۔ اور اُس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو تو لطیف ذرّے ہوا کے ساتھ اُڑ کر اُس کے جسم پر ضرور گریں گے۔ اُس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے ٭

پاپ کرتے ہو۔ جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں اُسی طرح تم بھی پیا کرو۔

(جواب) یہ بات بھی تمہاری گمراہی کی ہے۔ کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سب جیو مرتے ہوں گے اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے اور وہ پانی سو نفنسکے عرق کی مانند ہو جانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا تیزاب پیتے ہو۔ اِس میں تم بڑے پاپی ہو اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں وہ نہیں۔ کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے تب پیٹ کے اندر جاکر خفیف گرمی پاکر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاویں گے +

جل کایہ جیووں کو تکلیف دکھ بموجب قاعدہ مذکورہ بالا کے محسوس نہیں ہو سکتا۔ پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔

(سوال) جس طرح معدہ کی حرارت ہے۔ اُسی طرح گرمی پاکر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاویں گے +

(جواب) ہاں نکل تو جاتے لیکن جب تم منھ کے ہوا کی حرارت سے جیو کا مرنا مانتے ہو تو پانی کو گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے یا زیادہ تکلیف پاکر نکلیں گے اور اُن کے جسم اُس پانی میں جوش کھاویں گے۔ اس سے تم زیادہ پاپی ہوگے یا نہیں +

(سوال) ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے۔ اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو پاپ نہیں +

(جواب) اگر تم گرم پانی نہ لیتے نہ پیتے تو گرھستی کیوں گرم کرتے۔ اس لئے اُس پاپ کے ذمہ وار تم ہی ہو۔ بلکہ زیادہ پاپی ہو۔ کیونکہ اگر تم کسی ایک گرھستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے تو ایک ہی موقعہ پہ گرم ہوتا۔ جب وہ گرھستی اس شک میں رہتے ہیں کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آویں گے اس لئے سب گرھستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم کر رکھتے ہیں۔ اِس پاپ کے ذمہ دار خاصکر تم ہی ہو۔

دوم۔ زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجہ بالا کے بموجب کھانا پکانے۔ کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔ علاوہ ازیں جب پانی گرم کرنے کے متقدم باعث تم ہی ہو اور گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً پاپ کے ذمہ وار ہو۔ اور جو تمہارا اُپدیش مان کر ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی پاپی ہیں۔ اب دیکھو کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو یا نہیں کیا چھوٹے چھوٹے جیووں پر

میں ہونے کی وجہ سے سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر اُن کو دُکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے جبکہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا تو اس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

(سوال) جبکہ وہ جیو ہیں تو اُن کو سُکھ دُکھ کیوں نہیں ہوگا؟

(جواب) سُنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو تب تم کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا؟ سُکھ دُکھ کے محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا ہم ابھی جواب دے چکے ہیں کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضا کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیووں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔

۱۵۵۔ (سوال) دیکھو "نگوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ، پات اور کند مول ہیں ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے کیونکہ "نگوتی" میں بہت اور کند مول میں لاانتہا جیو ہیں۔ اگر ہم اُن کو کھاویں تو اُن جیووں کو مارنے اور تکلیف پہنچنے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جاویں گے۔

ساگ اور کند مول کھانے سے جیووں کو دُکھ نہیں پہنچتا ہے۔

(جواب) تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیووں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو انہیں تکلیف محسوس ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکو گے اور نہ ہم کو دکھلا سکو گے۔ جب پرتیکش نہیں ہے تو انومان، اُپمان اور شبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی (بے علمی) سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے جنہوں نے تم کو ایسی عقل و دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے۔ بھلا جب گھر کی حد ہے تو اُس میں رہنے والے جیو لاانتہا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہم کند کی انتہا دیکھتے ہیں تو اُس میں رہنے والے جیووں کی انتہا کیوں نہیں۔ اس لئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے۔

۱۶۵۔ سوال۔ دیکھو تم لوگ گرم کئے بغیر کچا پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا

[illegible]

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے ۵۸۔ کتنے ہی جینی لوگ دوکان کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے، بیگانہ مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اپدیش نہیں کرتے۔ اور منہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جب تم چیلا چیلی بناتے ہو۔ تب بال اکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دے کر اور تکلیف پا کر دوسروں کو دکھ دیتے ہو اور "آتم ہتیا" یعنی اپنے تئیں بھی دکھ دینے والے ہو کر کیوں پاپی بنتے ہو۔

جب ہاتھی، گھوڑے، بیل، اونٹ پر سوار ہوتے ہیں اور آدمیوں سے مزدوری کا کام لیتے ہیں تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اوٹ پٹانگ باتوں کو سچا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہارے تیرتھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔

جب تم کتھا باسنچتے ہو تو تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں چلنے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اعلیٰ کیوں بنتے ہو۔

اس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئے یعنی کہ ان ترتی، مٹی اور ہوا کے ستھاور اجسام والے سخت بیہوش جیوؤں کو دکھ یا سکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

تیرتھنکروں کے بے شمار قد اور عمریں ۵۹۔ سننا چاہئے اور تھوڑی دھیان میں رکھنا کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[1] ہوتا ہے اور روپے کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح سمجھنا۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ میں لکھا ہے۔

(۱) رشبھ دیو کا جسم ۔ ۵۰۰ "دھنش" لمبا ...... ۸۴ چوراسی لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۲) اجیت ناتھ کا جسم ۔ ۴۵۰ "دھنش" لمبا ...... ۷۲ بہتر لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۳) شمبھو ناتھ کا جسم ۔ ۴۰۰ "دھنش" لمبا ...... ۶۰ ساٹھ لاکھ پورو سال کی عمر
(۴) ابھی نندن کا جسم ۔ ۳۵۰ دھنش ...... ۵۰ پچاس لاکھ پورو سال کی عمر
(۵) سومتی ناتھ کا جسم ۔ ۳۰۰ دھنش لمبا ...... ۴۰ چالیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۶) پدم پربھو کا جسم ۔ ۲۵۰ دھنش ...... ۳۰ تیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۷) سپارشو ناتھ کا جسم ۔ ۲۰۰ دھنش ...... ۲۰ بیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۸) چندر پربھا کا جسم ۔ ۱۵۰ دھنش لمبا ...... ۱۰ دس لاکھ پورو سال کی عمر
(۹) سودھی ناتھ کا جسم ۔ ۱۰۰ دھنش ...... ۲ دو لاکھ پورو سال کی عمر

[1] ایک پیمانے کا نام ہے لفظی معنی کمان ہیں۔ (مترجم)

رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا تو دُنیا میں اس قدر بارش، دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا کرنا چاہئے تھا کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہوں گے۔ جس وقت وہ موجود تھے جن کو کہ تم ایشور مانتے ہو تو اُنہوں نے رحم کر کے سورج کی تپش اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا دلیل کے بموجب پرویمان پرانیوں (ذوی عقل و ہوش جانداروں) کے سوائے کند مولوں وغیرہ چیزوں میں رہنے والے جیوؤں کو سکھ دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔[1]

جیووں پر ہر حالت میں رحم کرنا بھی دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔

سب جگہ رحم واجب نہیں ہوتا ورنہ بدوں کو سزا نہ ملے

کیونکہ اگر سب آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جاویں تو چوروں ڈاکوؤں کو کوئی بھی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جاویگا۔ اس لئے بدوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں دیا اور کشما کا دھرم فوت ہوتا ہے۔

[1] یعنی نباتات میں جیو سمپورن پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے اُس میں سے ایک جزو یعنی پھل پھول یا پتے وغیرہ کے کاٹ لینے پر اُس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں چلا آتا۔ اس طرح درختوں کے اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں یا مُشتق ہونے کی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جزو یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے پکنے پر اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر سے جیو خود ہی نکل جاتا ہے۔ اور جو دانے نکلتے ہیں اُن میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن میں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سکھ دُکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں جو ذوی عقل و ہوش ہوں اور جن میں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ ساکھیہ شاستر ادھیائے ۵ شوتر ۲۰ میں کہا ہے۔ (رضا سنگھ)

سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۱۴۴۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی اور پاؤں نہ جلے

کلپ بھاشیہ صفحہ ۱۱۱۔ چھوٹے سے برتن میں اونٹ بلایا۔

برتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۴۔ جسم کی میل کو نہ اتارے اور نہ کھجلاوے۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو "مسار" نامی نے غصہ ہو کر اوپا جنات "موترا" پڑھا اور ایک شہر میں آگ لگا دی۔ اور مہاویر تیرتھنکر کا بہت پیارا تھا۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۱۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہئے۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۷۔ ایک کوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی اور اس کے اوپر پھولوں سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کر کے ناچ اچھی طرح ناچی۔ لیکن سوئی پاؤں میں چبھنے نہ پائی اور سرسوں بکھری۔

تتو وویک صفحہ ۲۲۸۔ اسی کوشا بیسوا کے ساتھ ایک ستھول نامی رشی نے گیارہ برس تک بھوگ کیا اور پھر "دکشا" لے کر "سست گتی" (موکش) کو پہنچا اور کوشا بیسوا بھی جین دھرم کی پیروی کر کے "سست گتی" کو گئی۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۸۵۔ ایک سدھ کی کنتھا (جھولی) جو گلے میں پہنی جاتی ہے لاکھ دینار کو بیچ پانچ سو اشرفی دیتی رہی۔

دویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۸۔ طاقتور آدمی کے حکم دیو کے حکم خوفناک جنگل میں تکلیف میں اوقات بسری کرنے گرو کے روکنے ماں باپ کو کل اچاریہ رشتہ داروں اور دھرم کے اپدیش کرنے والوں کے روکنے سے یعنی ان چھ کے روکنے سے دھرم میں کمی ہو جاوے تو دھرم میں نقص نہیں آتا۔

محقق۔ (لطافت سے) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھئے۔ ایک ہی گاؤں کے برابر پتھر کی شلا کو کبھی انگلی پر اٹھا سکتا ہے؟ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین دب سکتی ہے؟ اور جب جینی لوگ بھی نہیں تو کیا گھبرائیگا کہاں؟ (۳) جب جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں دیکھا ہے تو اندھا پن کے سوائے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اس کو کاٹنے والا سانپ تو سورگ میں گیا اور مہاتما شری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے یہ بات کس قدر جھوٹی ہے (۴) جب مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی تب اس کے پاؤں کیوں نہ جل گئے۔ بھلا چھوٹے سے برتن میں کبھی اونٹ آ سکتا ہے۔ جو جسم کا میل نہیں اتارتے اور نہ کھجلاتے ہوں گے۔ وہ بدبو کے مارے کو بھرے گئے ہوں گے۔ (۸) جس سادھو نے شہر جلایا اس کا رحم اور عفو کہاں گیا جب مہاویر کی صحبت سے بھی اس کا آتما پوتر نہ ہوا تو اس وقت مہاویر کے مرنے پیچھے کے سہارے جین لوگ کبھی پوتر نہیں ہوں گے۔ (۹) راجا کا حکم ماننا چاہئے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں اسلئے

سلہ طوفان برپا کر دیا۔ (مترجم)

(۱۰) شیتل ناتھ کا جسم	۹۰	دھنش	۱۰۰۰۰۰	ایک لاکھ پورب سال کی عمر
(۱۱) شری یانس ناتھ کا جسم	۸۰	دھنش	۸۴۰۰۰۰۰	چوراسی لاکھ سال کی عمر
(۱۲) واسوپوجیہ سوامی کا جسم	۷۰	دھنش	۷۲۰۰۰۰۰	بہتر لاکھ سال کی عمر
(۱۳) ومل ناتھ کا جسم	۶۰	دھنش	۶۰۰۰۰۰۰	ساٹھ لاکھ سال کی عمر
(۱۴) اننت ناتھ کا جسم	۴۰	دھنش	۳۰۰۰۰۰۰	تیس لاکھ سال کی عمر
(۱۵) دھرم ناتھ کا جسم	۴۵	دھنش	۱۰۰۰۰۰۰	دس لاکھ سال کی عمر
(۱۶) شانتی ناتھ کا جسم	۴۰	دھنش	۱۰۰۰۰۰	ایک لاکھ سال کی عمر
(۱۷) کنتھو ناتھ کا جسم	۳۵	دھنش	۹۵۰۰۰	پچانوے ہزار سال کی عمر
(۱۸) امر ناتھ کا جسم	۳۰	دھنش	۸۴۰۰۰	چوراسی ہزار سال کی عمر
(۱۹) ملی ناتھ کا جسم	۲۵	دھنش	۵۵۰۰۰	پچپن ہزار سال کی عمر
(۲۰) منی سوورت کا جسم	۲۰	دھنش	۳۰۰۰۰	تیس ہزار سال کی عمر
(۲۱) نمی ناتھ کا جسم	۱۵	دھنش	۱۰۰۰۰	دس ہزار سال کی عمر
(۲۲) نیمی ناتھ کا جسم	۱۰	دھنش	۱۰۰۰	ایک ہزار سال کی عمر
(۲۳) پارس ناتھ کا جسم	۹	دھنش	۱۰۰	ایک سو سال کی عمر
(۲۴) مہاویر سوامی کا جسم	۷	دھنش	۷۲	بہتر سال کی عمر

یہ چوبیس تیرتھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گرو ہیں ان کو جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو پائے ہوئے ہیں اس میں عقل مند لوگ وچار لیویں کہ جسم انسانی کا اتنا بڑا قالب اور اتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اس کرہ زمین میں (ایسے ایسے) بہت ہی تھوڑے آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔

انہیں جینیوں کے گپوڑے لے کر جو پرانکوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور ایک ہزار سال کی عمر لکھی ہے وہ بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

اب اور بھی سنو

[illegible] ۱۰۲۔ کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک بڑے پہاڑ کو انگلی پر اٹھا لیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر نے سانپ کو کاٹا۔ خون کے بجائے دودھ نکلا اور وہ

ایک طرح ۲۹۲۴ اور دوسری طرح بے شمار چاند اور سوریہ مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ ودیا کے پیڑوں کی تصنیف سوریہ سدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کرۂ ارضی و سماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے تو سارے عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے جیسے کہ آجکل جینی لوگ پڑے ہیں۔ ان بے علموں کو یہ شک ہوا کہ جمبودویپ میں ایک سوریہ اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا کیونکہ اتنی بڑی زمین کے آگے تیس گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آ سکیں گے کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں یہی ان کی غلطی ہے۔

दो ससि दो रवि पंती एगंतरिया छसट्ठिसंखाया।
मेरुं पयाहिणंता। माणुसखित्ते परिअडंति॥
प्रकरण० भा० ४। संग्रहसू० ७९॥

انسانی دنیا میں چاند اور سوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلے سے چلتے ہیں۔ جس طرح سوریہ کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے اسی طرح چاندوں کی قطار کے درمیان سوریوں کی قطار ہے۔ اس طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اس ایک ایک چاند کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطار میں ۶۶ سوریہ ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبودویپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبودویپ کے میرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گردش کرتا ہے اسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اسی طرح لون سمندر کے ایک ایک سمت میں دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دھات کی کھنڈ کے ۶ کالودھی کے ۲۱ پشکر کے نصف حصہ کے چھتیس۔ اس طرح سب ملکر ۶۶ سوریہ سمت جنوب اور ۶۶ سمت شمال میں اپنے اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں سمتوں کے سب سورج ملائے جاویں تو ۱۳۲ سوریہ اور ایسے ہی دونوں سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چاندوں کی قطاریں ملائی جاویں تو ۱۳۲ چاند انسانی دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اسی طرح چاند کے ساتھ کواکب وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھ لو۔

محقق۔ اب دیکھو بھائی! اس کرۂ زمین میں ۱۳۲ سوریہ اور ۱۳۲ چاند جینیوں کے گھر پر تپتے ہوں گے بھلا اگر (یہ سب) تپتے ہوں گے تو (جینی) کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہوں گے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم کرۂ ارضی و کرۂ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ جب ایک ہی سوریہ اس کرہ

رکھا جائے ذرا کر یہ بات لکھ دی ہوگی (۱) کوشمانڈ ہوا کا جسم چاہے کتنا ہی ہلکا ہو تو بھی سرسوں کی ڈھیری
پر سوئی کھڑی کر کے اُس پر رکھا جانا۔ سوئی کا نہ چبھنا۔ اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔
(۲) کسی کو کسی حالت میں بھی دھرم نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خواہ کچھ بھی ہو (۳) کھلا جھولی کپڑے
کی ہوتی ہے وہ ہر روز پانچسو اشرفی کس طرح دے سکتی ہے۔

جینیوں کا اعتقاد نسبت کرۂ زمین و چاند سورج وغیرہ

(۴)۔ اب اگر اُن کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو قصہ کہانی [illegible] کی طرح بہت بڑھ جائے۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جینیوں کی تھوڑی سی باتیں چھوڑ کر اُن کے ہاں باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے۔ دیکھئے۔

दोससि दोरवि पढमे । दुगुणा लवणं मिधाय ईसमे ।
बारससि बारसरवि । तप्पभि इति दिठ ससि रविणो ॥
प्रकरण० भा० ४ संग्रहणी सूत्र ७७ ॥

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے۔ یہ اُن میں (باقی دویپوں میں) سے پہلا دویپ کہلاتا ہے۔ اس میں دو چاند اور دو سورج ہیں۔ اسی طرح لون سمندر میں اُس سے دُگنے یعنی چار چندرما اور چار سورج ہیں۔ نیز دھات کی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سورج ہیں۔ (یہ پرکرن [illegible] ملکر یعنی سورج [illegible]) اور اُن کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ دو جمبو دویپ کے اور چار لون سمندر کے ملکر بیالیس چاند اور بیالیس سورج کالودھی سمندر میں ہیں۔ اسی طرح اگلے اگلے دویپ اور سمندر میں مذکورہ بالا بیالیس کو تگنا کرنے سے ایکسو چھبیس چاند اور سورج ہوتے ہیں۔ اُن میں دھات کی کھنڈ کے بارہ لون سمندر کے چار اور جمبو دویپ کے دو اسی طرح سے ملا کر ایکسو چوالیس چاند اور ایکسو چوالیس سورج پُشکر دویپ میں ہیں۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے جس میں انسان آباد ہیں۔ لیکن جہاں انسان نہیں رہتے وہاں بہت سے سورج اور بہت سے چاند ہیں اور جو پچھلے نصف پُشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سورج ہیں وہ ساکن ہیں۔ مذکورہ بالا ایکسو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲۔ اور اُن میں جمبو دویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سورج۔ چار چار لون سمندر کے۔ اور بارہ بارہ دھات کی کھنڈ کے۔ اور بیالیس "کالودھی" کے ملانے سے ۴۹۲[1] چاند اور ۴۹۲ سورج پُشکر سمندر میں ہیں۔ یہ سب باتیں شری جن بھدر گن کشما سرمن نے "سنگرہنی" [illegible] اور "کرنڈک بیتیا" اور "چندر پرگیپتی" اور "سورج پرگیپتی" وغیرہ سدھانت (اصول جین مذہب) کی کتابوں میں اسی طرح بیان کی گئی ہیں۔

محقق ۔ کرۂ ارضی اور کرۂ سماوی کے علم جاننے والو! اب غور کرو۔ اس ایک کرۂ زمین میں [illegible]

[1] یعنی [illegible] ۱۴۴ + ۱۲ [illegible] ۴۳۲ [illegible] = ۴۹۲ [illegible]

جینیوں کے بموجب انسانوں کے عمر و قد

یعنی یہاں انسان دو قسم کے ہیں ایک گربھج (رحم سے پیدا ہونے والے) اور دوسرے رحم کے بغیر پیدا ہونے والے۔

انہیں سے گربھج انسانوں کی عمر تین پلیوپم یعنی گنتی کی حد سے باہر اور جسم تین کوس کا۔

محقق ۔ خوب ۔ اس کرۂ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے۔ اور پھر تین پلیوپم کی عمر یعنی جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں اُتنے ہی عرصہ تک جئیں اور ان کی اولاد بھی اُسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہئے ۔ مثلاً بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آدمی آباد رہ سکتے ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں ان کے رہنے کا شہر لاکھوں کوس کا چاہئے پھر تمام کرۂ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہو سکے گا

**सपया लसरत्वसेयय ! िरसंभा सिहिपिसफिकविसधा
तसुवरि गजोयपले सोगल्वो लच्छ सिवहिट्ठ ॥ २५८ ॥**

جینیوں کی مکتی کا مقام

۱۴۴ ۔ جو " سرواتھ سدھی " ویمان کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن شلا ہے ۔ وہ چوڑائی لمبائی اور بدت یا جسامت میں پینتالیس لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے اس " سدھ شلا " کی " سید ھ بھومی " تمام سفید چاندی سونے وغیرہ کی اشیاء کی مانند ہے ۔ اس کو کوئی " ایشت پراگ بھرا " کے نام سے پکارتے ہیں ۔ اس سرواتھ سدھ شلا ویمان سے بارہ یوجن پر " آلوک " [غیر محسوس مقام] بھی ہے ۔ اس حقیقت کو " کیولی " شرت " جانتا ہے ۔ " سرواتھ سدھ شلا " درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے ۔ وہاں سے چاروں سمت اور سمتوں میں گھٹتے گھٹتے مکھی کے پر کے برابر پتلی اور باریک ہوتی چھتری کی شکل میں سدھ شلا قائم ہے ۔ اس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلہ پر لوک کی انتہا ہے ۔ وہاں سدھوں (کمال رسیدہ لوگوں) کا قیام ہے ۔

محقق ۔ اب سوچنا چاہئے کہ جینیوں کی مکتی کا مقام " سرواتھ سدھ " ویمان کے جھنڈے کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے ۔ یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو تاہم اس میں رہنے والے مکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں کیونکہ اس شلا سے باہر نکلنے پر مکتی کے سکھ سے چھوٹ جاتے ہوں گے ۔ اور اگر اندر رہتے ہوں گے تو ان کو ہوا بھی نہیں لگتی ہوگی ۔ یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کے لئے محض بناوٹی دھوکے کی ٹٹی ہے ۔

ف۱ کرامت کا پتھر ۔ ف۲ کرامت کی زمین یا سطح ۔ (مترجم)

زمین جیسے بہت سے دیگر کُروں کو روشنی دیتا ہے پھر اس چھوٹے سے کُرۂ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے
اور اگر زمین گھومے اور سورج زمین کے چاروں طرف گھومے تو دن اور رات کتنے ایک سالوں کا ہوگا
اور سمیرو پہاڑ کے سوا نہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ سورج کے سامنے ایسا ہے کہ جیسے گھڑے کے سامنے رائی
کا دانہ بھی نہیں۔ جینی لوگ جب تک اس مت میں رہیں گے تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے
بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہیں گے۔

समलसरस सट्ठिआसयालीसं भुसे निरवसेसं ।
सरासयसणउदसभाए पंचसयपवेसविरहए ॥
प्रकरण० भा० ४ । संग्रहसू० १२५ ॥

جینیوں کا چودہ راجیہ لوک | ۱۲۲۔ سمیک چارتر والے[1] کیولی[2]۔ محض سمرگیات اور ستعات[3] سے تمام چودہ راجیہ لوکوں [سلطنتوں] کے اندر اپنے آتم پردیش (ستا و آتما) کے ذریعہ بھریں گے۔

محقق۔ جینی لوگ چودہ راجیہ [سلطنتیں] مانتے ہیں۔ ان میں سے چودھویں کی چوٹی پر سروارتھ سدھی ویمان کے جھنڈے سے تھوڑی دور اوپر سدھ شلا اور دیو آکاش کو شو پد کہتے ہیں۔ کیولی یعنی جن کو کامل علم ہمہ دانی اور کامل پاکیزگی حاصل ہو گئی ہے۔ وہ وہاں تک بھر جاتے ہیں اور اپنے آتم پردیش [ستا و آتما] سے علیم کل رہتے ہیں۔ جس کا مقام ہوتا ہے وہ محیط نہیں۔ جو محیط نہیں وہ علیم کل یعنی کامل علم والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس کا آتما ایک مقام پر محدود ہے وہ جاتا آتا ہے اور بندھ (وابستہ) اور مکت (آزاد)، گیانی (عالم) اور اگیانی (جاہل) ہوتا ہے۔ محیط کل اور علیم کل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جینیوں کے تیرتھنکر چونکہ محض جیو یعنی محدود المقام اور محدود العلم ہو کر قائم تھے وہ محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتے لیکن جو پرماتما ابتدا اور انتہا نہ رکھنے والا۔ محیط کل، علیم کل، پاک اور عین علم ہے۔ اس کو جینی لوگ نہیں جانتے کہ جس میں علیم کل وغیرہ صفات کا حقہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

सूक्ष्मनरसि पलिवाऊ । सिगाउ उक्कोससे सहस्सेवं ।
मुच्छिम दुवाचि पनामुह । सज्जल पसंख भागतमू ॥ १२२॥

---

[1] سمیک چارتر والے = پاک چلن۔ [2] کیولی = نجات یافتہ جیو۔ جن کو جینی ایشور مانتے ہیں۔ [3] سب مرادوں کو پورا کرنے والا یعنی اپنے (بقول عام ان کی گمشدگی) (مترجم)

ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے۔ یہی "اسنکھیات کال" ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے "اسنکھیات" (بے شمار) لطیف جزو دل سے خیال کرے تب اسنکھیات (بے شمار) سوکشم زمانو (لطیف بالوں کے ذرّے) ہوویں۔

محقق۔ اب دیکھئے! اِن کی گنتی کا طریقہ ایک انگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کئے یہ کبھی کسی کی گنتی میں آ سکتے ہیں؟ اور پھر اُس سے آگے "اسنکھیات" (بے شمار) ٹکڑے دل سے خیال کرتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا ٹکڑے ہاتھ سے کئے ہوں گے جب ہاتھ سے نہ ہو سکے تب دل سے کئے۔ بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک انگل بال کے بے شمار ٹکڑے ہو سکیں۔

जंबूदीपपमाणं गुलजोयणलक्ख वट्टविक्खंभी।
लवणाईयासेसा। वलया भादुगुणदुगुणाय॥
प्रकरणर० भा० ४। लघुक्षेत्रसमा० सू० १२॥

جینیوں کی عجیب و غریب تقسیم کرۂ زمین۔

۱۴۷۔ پہلے "جمبودیپ" کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن اور پورا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دیپ۔ جمبودیپ کے پیمانہ سے دو چند دو چند ہیں۔ اِن ایک زمین میں جمبودیپ وغیرہ سات دیپ اور سات سمندر ہیں جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں۔

محقق۔ اب جمبودیپ سے دوسرا دیپ دو لاکھ یوجن، تیسرا چار لاکھ یوجن، چوتھا آٹھ لاکھ یوجن، پانچواں سولہ لاکھ یوجن، چھٹا بتیس لاکھ یوجن اور ساتواں چونسٹھ لاکھ یوجن اور اِس قدر یا اس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر ایسی پندرہ ہزار محیط والے کرۂ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اِس لئے یہ بات محض جھوٹ ہے۔

कुरुनइचुलसी सहस्सा। छच्चेवंतरनईउ पइविजयं।
दोदो महानईउ। चउदस सहस्सा उपत्तेयं॥
प्रकरणरत्ना० भा० ४। लघुक्षेत्रसमा० सू० ६३॥

نوٹ۔ بھاسکراچاریہ جی زمین کا قطر ۱۵۰۱ یوجن فرماتے ہیں جس کے ۲۰۰۰۰ میل ہوتے ہیں۔ پس زمین کا محیط ۲۵۰۰۰ میل یا ۱۲۵۰۰ کوس یا ۴۹۶۷ (تقریباً ۵ ہزار) یوجن ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی پانچ ہزار یوجن کی بجائے ۱۵ ہزار یوجن غلط لکھ گئے ہیں۔ یا ۱۵ سو یوجن جو باس (قطر) سے مراد تھی۔ نہال سنگھ

विगिंदिवरिं द्विस सरीरं । बार सजोयणाति कोसच उक्कोसं
जोयणसहस्स पणिंदिय । उद्दे वुच्छन्ति विसेसंतु ॥
प्रकरण भा० ४ । संग्रह० सू० २६७ ॥

جینیوں کے بموجب مخلوق جانداروں کا قد

۱۶۵ - ایک حس والوں کا جسم تھوڑا بہت سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہئے اور دو حس والے یعنی سنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہئے۔ اور چار حس والے یعنی بھونرے وغیرہ کا جسم چار کوس کا۔ اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہئے۔

تحقیق۔ اگر چار چار ہزار کوس کے پیمانے کے جسم والے ہوں تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی [رہ سکیں] یعنی چند سو آدمیوں سے کرۂ زمین ٹھس کر بھر جاوے۔ کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں۔ اور جب انہوں ہی نے ایسا لکھا ہے تو یہی آپ اُن کو اپنے گھر میں رکھ لیں۔ مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے بھی ہزار کوس کا گھر تو چاہئے۔ ایسا ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے تو بھی گھر نہیں بن سکے۔ اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیر کہاں سے لاویں گے۔ اور اگر اُس میں ستون لگاویں تو وہ اندر داخل بھی نہیں ہو سکے۔ اس لئے ایسی باتیں سب جھوٹ ہوا کرتی ہیں۔

जे पूरा पल्ले विउसं सिज्याचे बहुति सव्वेवि।
तेइक्किक असंखे । सुहुमे खम्मे पकप्पेह ॥
प्रकरण० भा० ४ लघुलोक । समासप्रकरण सूत्र ४ ॥

جینیوں کی عجیب و غریب گنتی

۱۶۶ - مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چوڑا اور اتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ (۳۳۰۷۶۲۱۰۴۲۴۶۵۶۲۵۴۲۱۹۶۰۹۷۵۳۶۰۰ ....) تینتیس کروڑ سات لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ۔ چوبیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ۔ بیالیس لاکھ انیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ ستانوے لاکھ ترپن ہزار چھ سو کروڑ۔ اتنے کھرب یوجن وسعت کے پلیوپم میں تمام کثیف بالوں کے

تیرھواں سمّلاس

دیباچہ ضمنی

جو یہ بائبل کا مذہب ہے وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں سمّلاس میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اسواسطے لکھا ہے کہ آجکل بائبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں اور یہودی وغیرہ بطور فروعات ہیں۔ اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں اسلیئے یہودیوں کو ان کے اندر شامل سمجھ لیجئے۔ ان کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے وہ صرف بائبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں ؞

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند ایک اعتراض اس تیرھویں سمّلاس میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے ہیں ؞ یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے۔ کسی کو تکلیف دینے۔ نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی ہے۔ چنانچہ یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا کہ آیا یہ کتاب کیسی ہے اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے کہ کُل نوع انسان کو دیکھنے سننے لکھنے وغیرہ میں سہولت ہو اور معتقد اور معترض بن کر تمام لوگ غور کر کے عیسائی مذہب کی تفتیش کر سکیں۔ اس سے ایک اور مدعا پورا ہوگا کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھے گی اور انہیں سچے جھوٹے مذہب اور امور ہستی کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا اور پھر اُن کو سچائی اور دھرم کا اختیار کرنا اور جھوٹ اور ادھرم کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا ؞ سب انسانوں کو واجب ہے کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ کر کے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار

جینیوں کے نزدیک گزشتہ میں ۸۰ ہزار دریا ہیں۔

(۱۶۸) — گزشتہ میں چوراسی ہزار دریا ہیں۔
محقق — بھلا گزشتہ ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے۔ اس کو نہ دیکھ کر ایک جھوٹی بات لکھنے میں ان کو شرم بھی نہ آئی۔

यामुत्तरा उत्ताए । इगिग सिंहासणाए अइपुब्बं । भद्द सु विलास भिसासणं, दिसिभकंजिए अकाणं होई ॥ प्रकरण-रत्नाकर भा० ४ । संग्रहणीसा० सू० ११६ ॥

تیرتھنکروں کا سنگھاسن

۱۶۹ — اس شلا کے عین جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک سنگھاسن [تخت] جاننا چاہیے۔ ان شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "ات پانڈو کمبلا" شمالی سمت میں "ات رکت کمبلا" شلا ہے۔ ان سنگھاسنوں پر تیرتھنکر بیٹھتے ہیں۔
محقق — دیکھیے! ان کے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنے کی شلا کو۔ ایسی ہی نجات کی سیدھ شلا ہے۔

تحریر بالا صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ جینیوں کی ایسی باتوں کا انتہا نہیں۔

۱۷۰ — ان کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں کہاں تک لکھیں۔ لیکن پانی چھان کر پینا، چھوٹے چھوٹے جانوروں پر برائے نام رحم کرنا، رات کو کھانا نہ کھانا یہ تین باتیں اچھی ہیں۔ باقی جس قدر ان کا بیان ہے وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے۔ اتنی تحریر سے عقلمند لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ اگر ان کی تمام ناممکن باتیں لکھیں تو اتنی کتابیں بھر جاویں کہ ایک آدمی عمر بھر میں بھی نہ پڑھ سکے۔ پس جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا سب چاول پک گئے یا کچے ہیں۔ اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے۔ عقلمندوں کے سامنے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بعد ازاں مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں۔

اس کے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھا جاوے گا۔

تمام شد

تیرھواں سملاس

دین عیسوی کی تحقیق

اب دین عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا یہ مذہب بےعیب ہے اور ان کی بائبل کلام الٰہی ہے یا نہیں - پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے -

پیدائش کی کتاب

(۱) ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین بیہول اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی -

(پیدائش - باب اول - آیت ۱ و ۲)

(محقق) ابتدا کسے کہتے ہو -

(عیسائی) دنیا کی پہلی پیدائش کو -

(محقق) کیا یہی پہلی پیدائش ہے اور اس کے پہلے کبھی نہیں ہوئی ؟

(عیسائی) ہم نہیں جانتے کہ ہوئی یا نہیں - خدا جانے +

(محقق) اگر نہیں جانتے تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے ؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے اس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کر کے پُرازشکوک مذہب میں کیوں پھنساتے ہو ؟ اور تمام شکوک سے پاک سب شکوک کے رفع کرنے والے وید مت کو قبول کیوں نہیں کرتے ؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے تو خدا کو کیسے جانتے ہو گے ؟ اور (بتاؤ تو سہی کہ) آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو ؟

(عیسائی) خلا اور اوپر کو -

(محقق) خلا کی پیدائش کیسے ہوئی کیونکہ یہ شے ہر جگہ پھیلی ہوئی اور نہایت لطیف ہے اور اوپر

کریں۔ اور اگر مطالعہ نہ کر سکیں، تو دوسروں سے سنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے ویسا ہی سننے سے "بہوشرت" ہوتا ہے۔ اگر سننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے گا تو خود تو سمجھ لے گا۔ جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے ہیں۔ ان کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حسن و قبیح نظر آتے ہیں۔ انسان کی روح سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی کما حقہ طاقت رکھتی ہے۔ جس کا جتنا اپنا پڑھا ہوا یا سنا ہوا علم ہوتا ہے وہ اتنی قدر ضرور تحقیق کر سکتی ہے۔ اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں اور دوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ چونکہ ایسی بات پیش نہ آئے اس لئے اس کتاب میں مروجہ کل مذاہب کے بارہ میں مختصراً لکھ دیا ہے۔ اسی سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں وہ سب تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث مباحثہ کریں تو ضرور فیصلہ ہو جائے۔

اب میں اس تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھ کر سب کے آگے پیش کرتا ہوں غور کر کے نتیجہ نکالیں۔

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں۔

چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی؟ روشنی جڑ ذی شعور ہے وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے پہلے نہیں جانتا تھا؟ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا؟ اگر نہیں جانتا تھا تو وہ خدا ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری بائبل کلام الٰہی نہیں اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کل نہیں ہے ۔ ۲ ۔

(۳) اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے بیچ فضا ہووے اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا ۔

(باب اول آیت ۶ و ۷ و ۸)

(محقق) کیا آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا تو پانی رہتا ہی کہاں؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا۔ پھر آکاش کا بنانا فضول ہے اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے بہشت سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے کہ بہشت اوپر کی طرف کو ہے ۔ جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو دن اور رات کہاں سے ہو گئے؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں ۔ ۳ ۔

(۴) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں . . . . اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا ۔ نر ناری اُن کو پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی ۔

(باب اول آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے تو خدا کی ذات پاک ہے اور وہ علم مطلق راحت کل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اُس کی مانند آدم کیوں نہیں ہوا؟ اگر نہیں ہوا تو (ظاہر ہے) کہ اُس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر) آدم کو اپنی صورت ہی پر پیدا کیا تو (گویا) خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا شدہ بنایا پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ اور آدم کو کہاں سے پیدا کیا؟

(عیسائی) خاک سے بنایا۔

(محقق) خاک کہاں سے بنائی؟

نیچے یکساں ہے۔ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا تب پول یا خلا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا تو خدا، جہان کی علت، آدمی اور جیو (روح) کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کے کوئی شے ٹھہر نہیں سکتی اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں۔ (کیا) خدا بے ڈول ہے اور (کیا) اس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں؟

(عیسائی) ڈول والے ہیں۔

(محقق) تو یہاں (دنیا) کیوں لکھا کہ خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی۔

(عیسائی) بیڈول سے یہ مراد ہے کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی۔

(محقق) پھر ہموار کس نے کی۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے؟ خدا کا کام بیڈول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ علیم کل ہے۔ اس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ اور (چونکہ) بائبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے اس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں۔ (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی روح کیا شے ہے؟

(عیسائی) تعقل

(محقق) وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور محیط کل ہے یا محدود المقام؟

(عیسائی) بے شکل۔ تعقل۔ اور محیط کل ہے۔ لیکن کوہ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خصوصاً رہتا ہے۔

(محقق) اگر بے شکل ہے تو اس کو کس نے دیکھا اور محیط کل کا پانی پر جنبش کرنا کبھی ممکن نہیں۔ بھلا جب خدا کی روح پانی پر جنبش کرتی تھی تب خدا کہاں تھا؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا یا اس نے اپنے روح کے ایک حصہ کو پانی پر جنبش دی ہوگی۔ اگر یہی بات ہے تو (خدا) محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر محیط کل نہیں تو وہ جہان کی پیدائش۔ قیام۔ پرورش۔ اور جیووں کے اعمال کا سلسلہ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا ذیلا کرونا کبھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس شے کا وجود محدود المقام ہو تو اس شے کی وصف عمل اور فطرت بھی محدود المقام ہو جاتے ہیں۔ اگر محدود ہے تو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل غیر متناہی وصف عمل اور فطرت والا۔ ہست مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق۔ واحد پاک۔ علیم۔ نکت سبھاو۔ قدیم۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے اسی کو مانو تب ہی تمہارا بھلا ہوگا اور طرح نہیں۔ ۱

(۳) اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے۔

(باب اول آیت ۳ و ۴)

(محقق) کیا خدا کی بات غیر ذی شعور اُجالے نے سن لی؟ اگر سن لی تو اس وقت بھی آفتاب

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا نے اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ علم پیدائش۔ باب دوم آیت ۲۱ و ۲۲)

(محقق) اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو اُس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا؟ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام نارہ رکھا گیا تو ناری سے بھی نر کا نام بھی ہو سکتا ہے اور اُن میں آپس محبت بھی رہے جس طرح عورت کے ساتھ مرد محبت کرے ویسے مرد کے ساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبان ملاحظہ کیجئے! خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے! اگر آدم کی ایک پسلی نکال کر عورت بنائی تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک پسلی ہونی چاہیئے کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحے سے اُس نے تمام دنیا کو بنایا اُسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اس سے ظاہر ہے کہ بائبل کی پیدائش کا حال قانون قدرت کے خلاف ہے ۶

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا۔ اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں۔ مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ۔

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُسے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور انہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں .... اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ اس واسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب مواشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور عمر بھر خاک کھائے گا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گی اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹے گا۔ اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنے گی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہو گا اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ اور

(عیسائی) اپنی قدرت سے۔

(محقق) خدا کی قدرت ازلی ہے یا جدید۔

(عیسائی) ازلی ہے۔

(محقق) جب ازلی ہے تو دنیا کی علت مادی ازلی ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟

(عیسائی) پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شے نہ تھی۔

(محقق) اگر نہ تھی تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے یا عرض؟ اگر جوہر ہے تو خدا کے علاوہ دوسری شے کا ہونا ثابت ہوگیا۔ اور اگر عرض ہے تو عرض سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دنیا بنی ہوئی ہوتی تو خدا کی مانند وصف۔ عمل و فطرت والی ہوتی۔ اسکے وصف۔ عمل۔ فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے کہ خدا سے نہیں بنی بلکہ دنیا علت مادی یعنی ذرات وغیرہ غیر ذی شعور چیز سے بنی ہے۔ دنیا کی پیدائش کا حال جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وہی قابل تسلیم ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایشور دنیا کی علت فاعلی ہے۔

اگر آدم کی اندرونی صورت روح کی ہے اور بیرونی انسان کی تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہئے۔ ۴

(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اگایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب دوم آیت ۷، ۸، ۹)

(محقق) جب خدا نے عدن میں باغ بنا کر اس میں آدم کو رکھا تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا؟ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو خدا کی صورت پر آدم ہوا اور اگر ہوا ہے تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب اس کے نتھنوں میں دم لے سانس پھونکا تو وہ سانس خدا کی صورت تھا یا اس سے الگ۔ اگر الگ تھا تو آدم خدا کی صورت پر نہیں بنا۔ اور اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہوگئے اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدائش۔ موت۔ ترقی۔ زوال۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئیں گی پھر وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے؟ اس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے۔

بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں؟ ۔

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب طرف کروبیوں اور چمکتی تلوار کو جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کریں۔ (پیدائش باب ۳ آیت ۲۲ و ۲۴)

(محقق) بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا اور ایسا شک کیوں گذرا کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا؟ کیا یہ بُری بات ہوئی؟ یہ شک ہی کیوں گذرا؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا نہیں تھا بلکہ کوئی خاص آدمی تھا۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے۔

اب دیکھئے! آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دکھ (رنج) ہوا۔ مزید برآں حیات ابدی کے درخت کے پھل کھانے پر (خدا نے) کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اُس کو باغ میں رکھا تب کیا اُس کو آئندہ کا علم نہیں تھا کہ اس کو پھر نکالنا پڑیگا۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا علیم کل نہیں۔ اور جو چمکتی ہوئی تلوار کا پہرا مقرر کیا یہ بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔

(۹) چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے حاصل میں سے خداوند کے لئے ہدیہ لایا اور ہابل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اسکے ہدیہ کو قبول کیا۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو قبول نہ کیا اس لئے قائن نہایت غصہ ہوا اور ترش رو ہوا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں لٹکا لیا۔ (پیدائش باب چہارم آیت ۳-۴-۵-۶)

(محقق) اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کا ہدیہ لے لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اُسکے ہدیہ کی بے قدری کیوں کرتا؟ اور ایسا جھگڑا برپا کرنے کا موجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ویسے ہی عیسائیوں کا خدا کرتا ہے باغ میں آنا جانا اور اُس کا بنانا بھی آدمیوں کا ہی کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بائبل انسان کی بنائی ہوئی ہے خدا کی نہیں۔

(۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے وہ بولا میں نہیں جانتا کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں۔ پھر اُس نے کہا کہ تو نے کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے۔ اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا۔ (پیدائش باب چہارم آیت ۹-۱۰-۱۱)

(محقق) کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا؟ اور کیا خون

آدم سے کہا اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے
تجھے حکم کیا کہ اُس سے مت کھانا۔ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو
اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا ۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگاویگی اور تو کھیت
کی نباتات کھائیگا ۔ (پیدائش باب ۳ آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۱۴۔۱۵۔
۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹)

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا علیم کل ہوتا تو اس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بناتا؟
اب چونکہ اُس نے پیدا کر دیا اس لئے خدا ہی قصوروار ہے۔ کیونکہ اگر وہ اُس کو موذی نہ بناتا
تو وہ ایذا نہ پہنچاتا ۔ اور وہ پچھلا جنم نہیں مانتا تھا۔ پھر بلا قصور اُس کو گناہگار کیوں پیدا کیا؟
اور سچ پوچھو تو وہ سانپ نہیں تھا بلکہ انسان تھا کیونکہ اگر انسان نہ ہوتا تو انسان کی زبان کیونکر
بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ کی طرف راغب کرے اُس کو شیطان
کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان راست باز تھا۔ اور اسی وجہ سے اُس نے اُس عورت
کو نہیں بہکایا بلکہ سچ سچ کہدیا اور خدا نے آدم اور حوّا سے جھوٹ کہا کہ اُس کے کھانے سے
تم مر جاؤ گے۔ جب وہ درخت عقل کے دینے اور حیات ابدی کے بخشنے والا تھا تو اُس کے
پھل کھانے سے کیوں منع کیا اور اگر منع کیا تو وہ خدا جھوٹا اور بہکانے والا ٹھیرا۔ کیونکہ اُس
درخت کے پھل انسان کو علم اور سکھ کے دینے والے تھے نہ بے علمی اور موت کے دینے والے
نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا تو اُس درخت کو پیدا کیوں کیا تھا؟ اگر
اپنے لئے کیا تو کیا آپ علم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اور اگر دوسروں کے لئے
پیدا کیا تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آج کل کوئی بھی درخت علم دینے اور
موت سے بچانے والا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اُس کا تخم بھی نیست و نابود کر دیا ہے؟
اگر ایسی باتوں کے کرنے والا انسان دغاباز اور مکّار ہوتا ہے تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا؟
کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے دغابازی و مکاری کریگا تو وہ دغاباز مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور
جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر
پڑنی چاہئے تھی کیونکہ اُس نے جھوٹ بولا اور اُن کو بہکایا ۔ یہ فلاسفی تو دیکھو کیا بغیر درد
کے حمل ٹھیر سکتا اور بچہ تولد ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟
کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے؟ اور جب کہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کے واسطے نباتات
کا کھانا لازم ہے تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ (تحریر) جھوٹی کیوں
نہیں؟ اور اگر وہ تحریر سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے ۔ جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں
ہوتا تو عیسائی لوگ کیوں کل نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟

(۱۳) اُس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اُس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُس کی اونچائی
تیس ہاتھ کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جورویں
تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کہ وے
بچ رہیں چاہیے کہ وے نر اور مادہ ہوں۔ اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں
میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے دو
دو اُن سب میں سے تیرے پاس آویں تاکہ جیتے بچائے جاویں۔ اور تو اپنے پاس ہر طرح کی
خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کر کہ تیری اور اُن کی خوراک
ہوگی۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱۵ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲۔)

(محقق) بھلا کوئی بھی ایسے علم کے خلاف ناممکن باتیں کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے؟
کیونکر صرف اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی ہتھنی اونٹ اونٹنی وغیرہ کروڑ ہا جاندار
اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں مع کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ انسان
کی بنائی ہوئی کتاب ہے اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں وہ عالم بھی نہ تھا۔ ۱۳

(۱۴) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک
پرندوں میں سے لیکر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ اور خداوند نے خوشبوئی کی
بو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا
اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور جیسا کہ میں نے کیا ہے سارے
جانداروں کو نہ مارونگا۔ (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

(محقق) مذبح (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے
سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں۔ کیا خدا کا ناک بھی ہے کہ
جس سے اُس نے خوشبو سونگھی؟ کیا عیسائیوں کا خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے کہ کبھی
لعنت کرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کرونگا۔ (جیسے) پہلے لعنت
کی تھی تو پھر بھی کریگا۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا۔ یہ باتیں سب
لڑکوں کی سی ہیں۔ خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی۔ کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا
ہے۔ ۱۴

(۱۵) اور خدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا سب جیتے چلتے
جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں۔ میں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا۔
مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ کہ اُس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹ آیت
۳ و ۴)

کون زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے؟ یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں اس لئے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے۔۔

(۱۱) اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔
(پیدائش باب پنجم آیت ۲۲)

(محقق) بھلا اگر عیسائیوں کا خدا انسان نہ تھا تو حنوک کے ساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اس لئے جو بید میں کہا گیا ہے کہ ایشور بے شکل ہے۔ اسی کو عیسائی لوگ مانیں تو ان کی بہتری ہو۔

(۱۲) اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوب صورت ہیں اور ان میں سے جنہیں انہوں نے چاہا انہیں اپنے لئے جورو بنالیں۔ اور ان دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد اس کے بھی جب خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے تو ان سے لڑکے پیدا ہوئے جو بہت زبردست تھے جو قدیم سے نامور اشخاص تھے۔ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کی تصویر اور خیالی روز بروز صرف بدی ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا انسان کو اور حیوان کو جو رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں ان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱ و ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷)

(محقق) عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے خدا کی جورو ساس سسر سالا اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا انکا رشتہ دار بن گیا اور جو ان سے پیدا ہوئے وے بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا کی اور خدا کے کلام کی ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو اور آئندہ کی بات جانے وہ انسان ہے۔ کیا جب دنیا پیدا کی تھی تب ایسا نہیں جانتا تھا کہ آئندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا غلطی سے کام کر کے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں عیسائیوں کے خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں۔ عیسائیوں کا خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا۔ ورنہ شانتی اور گیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے دور رہ سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند و پرند بھی بدکردار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا۔ تو ایسا غمگین کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے اور نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جیسا وید میں بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ و رنج۔ تکلیف۔ غم وغیرہ سے مبرّا اور مسرت مطلق علم مطلق راحت مطلق ہے اسی کو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں۔

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو رکھیں۔ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے ۔ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا ہو یا جو کسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہیں۔ لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا۔ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا۔ (باب ۱۷ آیت ۹ تا ۱۴)

(محقق) دیکھئے! خدا کی الٹی آگیا۔ اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا تو ابتدائے آفرینش میں اس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔ جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اس پر چمڑا نہ ہو تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور تھوڑے سے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔ اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی بوند کپڑوں پر نہ لگے ان باتوں کے لحاظ سے ختنہ کرنا برا ہے۔ اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے؟ یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس کی تعمیل نہ کرنے سے عیسیٰ کی یہ شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی جھوٹا نہیں ۔ جھوٹی ہو گئی ۔ اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے ۔ ۱۸

(۱۹) اور جب ابراہام باتیں کر چکا تب خدا اس کے پاس سے اوپر گیا ۔ (باب ۱۷ آیت ۲۲)

(محقق) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا مثل انسان یا پرندے کے تھا کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آتا جاتا تھا یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا ۔ ۱۹

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اس کے پاس کھڑے ہیں وہ انہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے ان کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اس کے آگے جھکا ۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندہ کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے ۔ میں تھوڑی سی روٹی لاتا ہوں تازہ دم ہو جئے ۔ بعد اس کے آگے جائیگا ۔ کیونکہ اسی لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں ۔ تب انہوں نے کہا کہ جیسا تو نے کہا ۔ اور ابراہام خیمہ میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا ۔ اور

(محقق) کیا ایک کی جان کو تکلیف دیکر دوسروں کو آرام پہنچانے سے عیسائیوں کا خدا بے رحم ثابت نہیں ہوتا۔ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دوسرے کو کھلا دیویں تو کیا وہ گناہ عظیم کے مرتکب نہیں ہونگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اس کے بیٹوں کی مانند ہیں۔ ایسا نہ ہونے سے عیسائیوں کا خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے۔ اور اگر سب انسانوں کو ایذا رساں بھی اسی نے بنایا ہے تو پھر عیسائیوں کا خدا بے رحم ہونے کی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ ۱۵

(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں اور برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں۔ اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا۔ اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے اب وے یہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھیں گے اس سے نہ رک سکیں گے۔ آؤ ہم اتریں اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں۔ تب خداوند نے ان کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا سو وے اس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ (باب ۱۱۔ آیت ۱ تا ۹)

(محقق) جب تمام روئے زمین پر ایک ہی زبان بولی جاتی ہوگی تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن کیا کیا جاوے کہ عیسائیوں کے حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اس نے یہ بڑا گناہ کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بڑا کام نہیں ہے؟ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا۔ جاہل مطلق کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے۔ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ ۱۶

(۱۷) تو اس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے کہ یہ اس کی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اس کی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۱ و ۱۲ و ۱۳)

(محقق) دیکھئے۔ ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے۔ کیا اس کے اعمال دروغ گوئی وغیرہ بُرے نہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں ان کو علم اور بہبودی کا راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ ۱۷

آدمیوں کو شراب نوشی کا الزام کبھی لینا نہ چاہیئے ۔ ۲۳ ۔

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی ۔ (باب ۲۱ ۔ آیت ۱، ۲)

(محقق) خود سوچئے کہ سرہ سے ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہو گئی؟ اس میں کچھ راز ہے ۔ کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی شخص تخمینہ کرنے کا ذریعہ موجود ہے؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ (ان کے) خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی ۔ ۲۴ ۔

(۲۵) تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اسکے کاندھے پر دھر دی اور اس لڑکے کو بھی اور اسے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
تب اس نے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اس کے سامنے بیٹھی اور چلا چلا کر روئی تب خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی ۔ (باب ۲۱ ۔ آیت ۱۴، ۱۵، ۱۶ و ۱۷)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کا تماشہ کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کر کے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا اور وہ چلا چلا روئی اور پھر ہاجرہ اور اس کے لڑکے کی آواز سنی یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں؟ خدا کو شک گذرا ہوگا کہ یہ کچھ بھی ہوتا ہے ۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا اور خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے؟ اس کتاب میں چند ایک اچھی باتوں کے سوائے باقی تمام خرافات بھرا ہوا ہے ۔ ۲۵ ۔

(۲۶) ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اسے کہا کہ اے ابرہام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو اپنے بیٹے ۔ اس اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سوختنی قربانی کے لئے چڑھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اسے قربانگاہ میں لکڑی کے اوپر دھر دیا ۔ اور ابرہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے ۔ تب خداوند کے فرشتے نے اسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام اے ابرہام ۔ وہ بولا میں حاضر ہوں پھر اس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا ۔ اور اسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے ۔ (باب ۲۲ ۔ آیت ۱ و ۲ و ۹ تا ۱۲)

(محقق) اب یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ بائبل کا خدا محدود العقل ہے علیم کل نہیں اور ابرہام بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائبل کا خدا علیم کل ہوتا تو اس کے آئندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا اس سے تحقیق ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں ہے ۔ ۲۶ ۔

(۲۷) ہماری قبرگاہوں میں سے سب سے اچھے قبرگاہ میں اپنے مردہ کو گاڑ ۔ ۔ ۔ ۔

ابرہام گلہ کی طرف دوڑا۔ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اس نے جلد اسے تیار کیا۔ پھر اس نے مکھن اور دودھ اور اس بچھڑے کو جو اس نے پکایا تھا لیکے اُن کے سامنے رکھا اور آپ اُن کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انھوں نے کھایا۔ (باب ۱۸ آیت ۱ سے ۸ تک)

(محقق) صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے تو وہ خود اُس کی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیوں کر چھوڑ سکتے ہیں؟ جس کو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کے لئے بے چین رہے وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نہ معلوم کون تھے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا اور جو اُن کا سردار تھا اُس کا نام بائبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ اِن کی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے کو سچا خدا سمجھتے ہیں ۲۰

(۲۱) پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سرہ کیوں یہ کہہ کر ہنسی کہ کیا میں جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں سچ مچ جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کی تمسخر لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑانا اور طعن دینا ہے ۲۱

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا (باب ۱۹۔ آیت ۲۴-۲۵)

(محقق) اب یہ بھی تماشا بائبل کے خدا کا دیکھئے! کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا۔ کیا وہ سب ہی گنہگار تھے کہ اُنھیں زمین میں اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم اور دانائی سے بعید ہے۔ جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے؟ ۲۲

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو انھوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی .... آج رات بھی اُس کو شراب پلاویں اور تو بھی جا کر اُس سے ہمبستر ہو .... سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں (پیدائش باب ۱۹۔ آیت ۳۲-۳۳-۳۴-۳۶)

(محقق) دیکھئے! باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں تو اُن کی خرابی کا کیا ٹھکانہ ہے؟ اس لئے شریف

ویدی میں ڈالنی چاہئیں اور اُس پر مُردہ رکھ کر پھر چاروں طرف ویدی کے اور مُنہ کی طرف سے
ایک ایک بالشت تک بھر کر (مُردہ کو) گھی وغیرہ کی آہوتی دیکر جلانا چاہئے۔ اگر اس طرح مُردہ جلایا
جائے تو بالکل بدبو نہ پھیلے۔

اسی (عمل) کا نام انتیشٹی۔ نرمیدھ۔ اور پُرش میدھ یگ ہے۔ اگر کوئی شخص مفلس ہو
تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے خواہ وہ بھیک مانگنے یا اہل برادری یا سرکار
سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے تو بھی
دفن کرنے دریا میں بہا دینے جنگل میں چھوڑ دینے کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ
جلا دینے[1] (اس حالت میں) بھی بہتر ہے۔ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ایک بسوہ بھر
زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی
زمین خراب ہو جاتی ہے اتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی
پیدا ہوتا ہے اس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابرہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی
رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر
کی طرف راہ دکھائی۔ (باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

(محقق) کیا وہ ابرہام ہی کا خدا تھا؟ اور جس طرح آجکل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے
ہیں ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آجکل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے
باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اس لئے ثابت ہوا کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں
بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں۔ ۲۸

(۲۹) اسماعیل کے بیٹوں کے نام یہ ہیں ...... اسماعیل کا پلوٹھا نبایوت اور قیدار اور ادبئیل اور مبسام اور مشماع اور
دومہ اور مسا۔ حدد اور تیما اور یطور اور نفیس اور قدمہ ...... (باب ۲۵۔ آیت ۱۳ تا ۱۵)

(محقق) یہ اسماعیل ابرہام کا بیٹا اُس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا۔ ۲۹

(۳۰) میں تیرے باپ کے لئے اُن سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤں گی اور تو
اُسے اپنے باپ کے آگے لا تو تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور
ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اُس پاس تھیں لیں اور اپنے
چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں اور بکری کے بچوں کی کھال اُس کے ہاتھوں اور اُس کی گردن

(نوٹ[1] منجانب مترجم) بعض لوگ اکثر مُردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں یہ بڑی بُری رسم ہے۔ چھوٹے
مرے ہوئے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہئے۔

.... (باب ۲۲ - آیت ۵) ٭

(محقق) مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے کیونکہ وہ سڑ کر ہوا کو بدبودار کر دیتے ہیں اور اُس بدبو سے بیماری پھیلتی ہے ٭

(سوال) دیکھو! جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں اور دفنانا تو گویا اُس کو سُلا دینا ہے اس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں ٭

(جواب) اگر مُردے سے محبت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس روح سے محبت تھی وہ تو نکل گئی اب بدبودار مٹی سے کیا محبت؟ اور اگر محبت کرتے ہو تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں تو وہ سُن کر خوش ہرگز نہ ہوگا۔ اُس کے منہ۔ آنکھ اور جسم پر خاک۔ ڈھیلے۔ پتھر اینٹ۔ چونا ڈالنا چھاتی پر پتھر رکھنا کون سی محبت کی بات ہے؟ اور صندوق میں ڈال کر دفن کرنے سے زیادہ بدبو پیدا ہوتی ہے جو زمین سے نکل کر ہوا کو گندہ اور کثیف کر کے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

دوئم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو۔ ہزار۔ لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کے لئے کس قدر زمین بیکار رُک جاتی ہے۔ نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام میں آسکتی ہے۔ اس لئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے ٭ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے۔ کیونکہ اسے آبی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں مگر جو استخواں یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے وہ سڑ کر جہان کو ضرر پہنچاتا ہے۔ مُردہ کا جنگل میں چھوڑ آنا اس کی نسبت کچھ کم خراب ہے۔ کیونکہ اُسے گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائیں گے۔ تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت اور غلاظت سڑ کر جس قدر بدبو پھیلائیں گی اُسی قدر دنیا کو نقصان پہنچے گا۔ اور مُردہ کو جلا دینا تو سب سے بہتر ہے کیونکہ جلانے سے سب اشیا ذرّہ ذرّہ ہو کر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ٭

(سوال) جلانے سے بھی بدبو پھیلتی ہے۔

(جواب) اگر بے قاعدہ جلاویں تو تھوڑی سی پھیلتی ہے۔ لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے (مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا) ٭

مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری ساڑھے تین ہاتھ چوڑی پانچ ہاتھ لمبی ویدی جس کی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھود لی جانی چاہئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہئے۔ اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے زیادہ جتنا چاہے جس قدر ہو۔ اگر۔ تگر۔ کافور وغیرہ اور پلاس (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں

بھی رکھتا ہے جب لشکر ہوا تو ہتھیار بھی ہوں گے اور ادھر ادھر چڑھائی کر کے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کے لئے رکھتا ہے؟ ۴۴

(۵۴) اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اُس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا تو اُس کی ران کو بھیتر وار سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اُس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دوں گا مگر جب کہ تو مجھے برکت دیوے۔ تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق کے پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتا مجھے۔ وہ بولا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گزرتا تھا تو آفتاب اُس پر طلوع ہوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں بھیتر وار ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھیتر وار سے چڑھ گئی تھی چھوا تھا۔ (باب ۳۲ آیت ۲۴ تا ۳۲)

(محقق) جب عیسائیوں کا خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے تبھی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشہ دیکھئے کہ ایک شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام ہی نہ بتلا دے۔ اور خدا نے اُس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا تو ران کی نس کو اچھا بھی کر دیتا اور جیسا کہ یعقوب لنگڑاتا رہا ویسے ہی اور بھی عابد لنگڑاتے ہوں گے۔ جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو تب تک وہ کیونکر ظاہرا نظر آ سکتا اور کشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کی کھیل ہے۔ ۴۵

(۵۵) اور عیر یہوداہ کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا سو خداوند نے اُسے مار ڈالا۔ تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اس کی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلاوے گی اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو پاس جاتا تھا تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا .... اور اُس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت برا تھا اس لئے اُس نے اُسے بھی ہلاک کیا۔ (باب ۳۸ آیت ۷ تا ۱۰)

(محقق) اب دیکھ لیجئے یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اُس کے ساتھ نیوگ ہوا تو اُس کو کیوں مار ڈالا؟ اُس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے

پر جہاں بال نہ تھے لپیٹی۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا۔ جیسا تو نے
مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا اٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے تاکہ تو جی
سے مجھے برکت بخشے ۔ (باب ۲۷۔ آیت ۹ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۹)

(محقق) تعجب ہے کہ اس جھوٹ اور مکر و فریب کی برکت سے اولیا اور نبی خیال کئے جاتے
ہیں۔ جب ایسے عیسائیوں کے ہادی دین ہوں تو ان کے مذہب میں کیوں نہ گڑبڑ ہو گئی؟ ۔
۳۰ ۔

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا لیکر
ستون کھڑا کیا اور اس کے سرے پر تیل ڈالا۔ اس مقام کا نام بیت ایل رکھا ......
اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا ...... (باب ۲۸۔ آیت ۱۸ و ۱۹ و ۲۲) ۔

(محقق) دیکھئے! جنگلیوں کے کام۔ انہوں نے پتھر پوجے اور پجوائے۔ اسی مقام کو
مسلمان لوگ "بیت المقدس" کہتے ہیں۔ کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے اور صرف اسی پتھر میں خدا
رہتا تھا؟ واہ جی واہ! کیا کہنا؟ عیسائی تو سب سے بڑے بت پرست تم ہی ہو ۔ ۳۱ ۔

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا اور خدا نے اس کی سن کے رحم کو کھولا۔ اور وہ حاملہ
ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے عار کو دور کیا ...... (باب ۳۰۔ آیت ۲۲ و ۲۳)

(محقق) واہ! عیسائیوں کے خدا تو عجیب ڈاکٹر ہے۔ عورتوں کے رحم کھولنے کو کونسے
اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا کہ جن سے کھولا۔ یہ تمام باتیں اندھا دھند ہیں ۔ ۳۲ ۔

(۳۳) پھر خدا لابن آرامی کے خواب میں رات کو آیا اور اسے کہا کہ خبردار تو یعقوب کو بھلا
برا مت کہہ۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا بہت مشتاق ہے۔ لیکن کس واسطے تو میرے معبودوں
کو چرا لایا ہے (باب ۳۱۔ آیت ۲۴۔ ۳۰)

(محقق) یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آیا اس کے
ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں مو بمو ملا۔ کھایا پیا۔ آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں
لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں کبھی خدا
نہیں ملتا اور یہ بھی واضح ہوا کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بتوں کو معبود مان کر پرستش کرتے تھے ۔
صرف یہی نہیں بلکہ عیسائیوں کا خدا بھی پتھر ہی کو معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودوں کا چرانا کیوں
کہا؟ ۔ ۳۳ ۔

(۳۴) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا اور خدا کے فرشتے اسے آ ملے اور یعقوب نے انہیں
دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے ...... (باب ۳۲۔ آیت ۱ و ۲)

(محقق) اب عیسائیوں کے خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا کیونکہ لشکر

چار پایوں کے پلوٹھوں سمیت ہلاک کئے اور فرعون رات کو اُٹھا وہ اور اُس کے سب نوکر اور سب مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا ہو۔ (باب ۱۲۔ آیت ۲۹ و ۳۰)

(محقق) خوب! آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر عیسائیوں کے خدا نے لڑکے بالے بوڑھوں اور چارپایوں تک کو بلا قصور مار ڈالا اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا تو بھی عیسائیوں کے خدا کے دل سے بیرحمی دور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔

"मांसाहारिणः कुतो दया"

جب عیسائیوں کا خدا گوشت خور ہے تو اُسے رحم سے کیا کام ؟ ۳۹

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا .... بنی اسرائیل سے کہہ کہ وے آگے بڑھیں تو اپنا عصا اُٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دو حصہ کر بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۶)

(محقق) کیوں جی! پہلے خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے پیچھے اس طرح پھرا کرتا تھا۔ جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے۔ اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہوگیا؟ ورنہ سمندر کے بیچ میں چاروں طرف ریل گاڑیوں کی سڑکیں بنوا دیتا جس سے ساری دنیا کو فائدہ پہنچتا اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی مل جاتی۔ مگر کیا کیا جائے عیسائیوں کا خدا نہ جانے کہاں چھپ رہا ہے؟ اس قسم کے بہت سے ناممکن کام بائبل کے خدا نے موسیٰ کے ساتھ کئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسا عیسائیوں کا خدا ہے ویسے ہی اُس کے ملازم ہیں اور ویسی ہی اُس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دور رہے تب ہی اچھا ہے۔ ۴۰

(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں۔ (باب ۲۰۔ آیت ۵)

(محقق) بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے کہ باپ کے قصور سے اولاد کو چار پشت تک سزا دینا؟ کیا اچھے باپ کے برے اور برے کے اچھے بیٹے نہیں ہوتے؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پشت تک سزا کیسے دے سکے گا؟ اور اگر پانچویں پشت کے بعد کوئی بڑا بدکار ہو تو اُسے سزا نہیں دے سکے گا۔ بے قصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے۔ ۴۱

(۴۲) سبت کے دن کو پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھ دن تک تو محنت کر .... لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے .... خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی .... (باب ۲۰۔ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱)

(محقق) کیا اتوار ایک ہی دن پاک ہے اور باقی چھ دن ناپاک ہیں؟ اور کیا پرمیشور نے چھ دن تک سخت محنت کی تھی کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا اور اگر اتوار کو برکت دی تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بد دعا دی ہوگی۔ ایسا کام تو عالم شخص کا بھی نہیں ہو سکتا پھر خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا برائی کی تھی کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کر دیا۔ ۴۲

(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر۔ تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے اور کسی چیز

(نوٹ صاحب مترجم) ترجمہ: گوشت خوروں میں رحم کہاں؟

ویدک تیرتھ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا +

خروج کی کتاب

(۳۷) ۔۔۔ جب موسیٰ بڑا ہوا ۔۔۔۔۔۔۔ اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُس کے بھائیوں میں سے تھا مارتا ہے۔ پھر اُس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اِس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھا کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے۔ تب موسیٰ ڈرا اور وہ ۔۔۔۔ بھاگا (باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۵)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے اعلیٰ ہادی مذہب موسیٰ کی خصلتیں۔ اُس کی چال چلن غصہ وغیرہ بد صفات سے پُر ہے وہ انسان کی جان کشی کرنے والا اور چور کی مانند بدکار سزا سے گریز کرنے والا تھا اور جب بات کو چھپاتا تھا تو دروغ گو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا اور وہ پیغمبر بنا۔ اُس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسیٰ آپ تھا ویسا اُنکا مذہب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے تمام ہادیانِ مذہب موسیٰ سے لے کر اخیر تک سب جنگلی حالت میں تھے تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے ۳۷ +

(۳۸) یہ فسح کا برّہ ذبح کرو اور تم زوفا کی ایک مٹھی لو اور اسے اُس لہو میں جو باسن میں ہے بھگو کر اوپر کی چوکھٹ اور دونوں بازو دروازے کے اُس سے چھاپو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے اِس لئے کہ خدا گزر کریگا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کی چوکھٹ پر اور دونوں بازوؤں پر لہو کو دیکھے گا تو خداوند دروازے سے گزر جائیگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑے گا کہ تمہارے گھروں میں آ کے تمہیں مارے + (باب ۱۲۔ آیت ۲۱ تا ۲۳)

(محقق) بھلا یہ جو جادو ٹونا کرنے والے شخص کی مانند ہے وہ خدا کبھی ہمہ دان ہو سکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھے تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے ورنہ نہیں۔ یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں + ۳۸ +

(۳۹) اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا۔

عیسائیوں کا خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا جیسا کہ وہ خدا سینا ہی۔ قلم کا فن بنانا نہیں جانتا تھا اور نہ اُس کو یہ چیزیں میسر تھیں اس لئے پتھر کی لوحوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا ۔ ۴۵ ۔

(۴۶) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ ایک جگہ میرے پاس ہے اور تو اس چٹان پر کھڑا رہ۔ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گزر ہوگا تو میں تجھ کو اس چٹان کے دراڑ میں رکھوں گا اور جب تک گزروں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی اُٹھاؤں گا تو میرا پیچھا دیکھے گا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا ۔ (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

(محقق) دیکھئے۔ عیسائیوں کا خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسیٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بن گیا۔ (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھے گا چہرہ نہ دیکھے گا (اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اُس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ کو ڈھانپا ہوگا تب کیا اُس نے اُس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی ۔ ۴۶ ۔

احبار کی کتاب

(۴۷) اور خداوند نے موسیٰ کو بلایا اور جماعت کے خیمہ میں سے اُس سے ہم کلام ہو کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر اور اُن کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی قربانی مواشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ (باب ۱۔ آیت ۱ و ۲)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے اور وہ اپنے لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (بتلائیے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو گوشت کا بھوکا پیاسا ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتا البتہ وہ ایک گوشت خور جابر آدمی کی مانند ہے ۔ (۴۷)

(۴۸) اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو بنی ہارون ہیں لہو کو لاویں اور لہو کو اُس مذبح پر سرطرف جو جماعت کے خیمہ کے دروازے پر ہے چھڑکیں تب وہ اس سوختنی قربانی کی کھال کھینچے اور اُس کے عضو عضو کو جدا کرے۔ پھر ہارون کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اُس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور بنی ہارون جو کاہن ہیں اُسکے عضووں کو اور چربی کو اُن لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھ دیویں .... کہ سوختنی قربانی یعنی خوشبو آگ سے خداوند کے لئے ہے ۔ (باب ۱۔ آیت ۵ تا ۹)

کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ مت کر۔ (باب ۲۰۔ آیت ۱۲ و ۱۷)

(محقق) واہ جی! تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں کہ جس طرح پیاسا پانی پر۔ بھوکا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے۔ ویسا ہی عیسائیوں کا خدا ضرور ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں؟ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں۔ خدا کی نہیں ہیں ۴۳ ؎

(۴۴) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے تو وہ البتہ قتل کیا جاوے۔ اور اگر اس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا اور خدا نے اس کے ہاتھ میں گرفتار کروا دیا تو میں تیرے لئے ایک جگہ ٹھہراؤں گا کہ جس میں وہ بھاگ جاوے۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۲ و ۱۳)

(محقق) اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا تو اس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسیٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا تو خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا؟ ۴۴ ؎

(۴۵) ...... اور سلامتی کے ذبیحے بیلوں سے خداوند کے لئے ذبح کئے۔ اور موسیٰ نے آدھا خون لیکر باسنوں میں رکھا اور آدھا قربانگاہ پر چھڑکا اور موسیٰ نے اس لہو کو لیکر لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ یہ لہو اس عہد کا ہے جو کہ خداوند نے ان باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ اور میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دونگا ...... (باب ۲۴۔ آیت ۵۔۶۔۸۔۱۲)

(محقق) اب دیکھئے۔ یہ سب جنگلی لوگوں کی باتیں ہیں یا نہیں اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربانگاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے۔ جب عیسائیوں کا خدا بھی بیلوں کی قربانی لیتا ہے تو اس کے عابد گائے بیل کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بری باتیں بائبل میں بھری پڑی ہیں۔ (۱) انجیل کے ہی برے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ) ایسا جھوٹا بہتان لگا جاتے ہیں۔ مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ

(۱) نوٹ: صاحب مترجم! اس جگہ رگوید منڈل اوّل سوکت ۱۶۲ کے منتروں کا میکس مولر صاحب نے ترجمہ کرکے اپنی بائبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی "جانوروں کی قربانی" کی تائید کی ہے۔ مگر [illegible] اور اس پر رکھے وغیرہ [illegible] عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی بنا پر ہے [illegible]

"ویدک یگیہ" [illegible] کی تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے ؎

(محقق) شاید عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے خدا نے گناہوں کا کفارہ سہل کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل میں بڑی عجیب ہے کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جاوے یعنی ایک تو گناہ کیا اور دوسرے جانوروں کی جان لے لی اور خوب مزے سے گوشت کھایا اور گناہ بھی چھوٹ گیا۔ بکری کا بچہ کاٹا مرتے وقت تڑپتا ہوگا تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں آتا۔ رحم کیونکر آوے اُن کے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے تو مسیح کے ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہو جانے کا جھگڑا کیوں بچا رکھا ہے؟ ۵۱

(۵۲)۔۔۔۔۔۔ تو کھال اُس کی جسے اُس نے گذرانا اُسی کاہن کی ہوگی۔ اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جاوے یا ہانڈی میں یا توے پر وہ اُس کاہن کی۔۔۔۔ ہوگی۔ (باب ۷ آیت ۸، ۹)

(محقق) ہم تو جانتے تھے کہ یہاں کی دیوی کے پجاریوں اور مندروں کے پجاریوں کی پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔ لیکن عیسائیوں کے خدا اور اُس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر (ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام عمدہ کھانے کھا لیتے تو پھر عیسائیوں نے خوب مزے سے اُڑائے ہونگے۔ اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے لڑکے ہیں۔ خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ بائبل خدا کا کلام ہے اور نہ اس کا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے۔ اس کے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے۔ ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ کہاں تک شمار کریں۔ ۵۲

گنتی کی کتاب

(۵۳) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُس کے ہاتھ میں

بقیہ نوٹ: ان سب باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا جو کہ پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا اور چونکہ وحشی جاہل تھے انہوں نے اُس کو خدا مان لیا۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند پرند اناج وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا۔ اس کے قاصد اُس کا کام کیا کرتے تھے۔ اور شریف لوگوں کے لئے یہ ظاہر ہے کہ کہاں یہ بائبل کا جھگڑا بکھیڑا کہ بکری کا بچہ قربان کر۔ اچھے آٹے کی کچھ نہ کھانے والا خدا اور کہاں محیط کل۔ سب داناؤں سے بیا ہونے والا بے شکل۔ نرا کار منظق العدالت وغیرہ صفات سے موصوف پرماتما۔ دیکھئے ایشور۔ مترجم

(محقق) ذرا غور کیجئے! کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں اور بھلا بنے کی تجویز دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم لیلا ہے۔ اس لئے نہ بائبل خدا کی کتاب ہے اور نہ وہ وحشی آدمی کی مانند بہروپیا خدا ہو سکتا ہے ॥ ۴۸ ॥

(۴۹) اور خداوند نے موسیٰ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر کاہن مسیح لوگوں کی طرح خطا کرے تو وہ اپنی خطا کے واسطے جو اُس نے کی ہے ایک بے عیب بچھڑا کہ خطا کی قربانی ہو خداوند کے لئے لاوے .... اور بچھڑے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور بچھڑا کو خداوند کے آگے ذبح کرے ॥ (باب ۴۔ آیت ۱۔۳۔۴)

(محقق) دیکھئے! گناہوں کا کفارہ۔ خود تو گناہ کریں بیچے گائے وغیرہ مفید جانداروں کو ذبح کریں اور خدا دلوایا کرا دے۔ شاباش ہے عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں کے کرنے کرانے والے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں ॥ ۴۹ ॥

(۵۰) ..... جب کوئی سردار .... خطا کار ہووے ....
تب وہ اپنی بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے .... اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے یہ خطا کی قربانی ہے۔ (باب ۴۔ آیت ۲۲۔۲۳۔۲۴)

(محقق) واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہوں گے؟ آپ تو دل کھول کر گناہ کریں اور کفارہ کے طور پر گائے بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ کسی چرند پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے۔ سنو! اے عیسائیو! اب تو اس وحشیانہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دھرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو ॥ ۵۰ ॥

(۵۱) اگر اُسے بھیڑ بکری لانے کا مقدور نہ ہو تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطا کار ہوا ہے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے خداوند کے لئے لاوے .... اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے پر جُدا نہ کرے .... اور اُس خطا کا جو اُس نے کی ہے کفارہ دیوے تو وہ بخشا جاوے اور اگر اُسے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لانے کا مقدور نہ ہو تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر مہین آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کے لئے لاوے۔ اُس پر تیل نہ ڈالے .... بخشا جائیگا ॥ (باب ۵ آیت ۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۳)

نوٹ: سلہ اُس خدا کو شاباش ہے کہ جس نے بچھڑا۔ بھیڑیں۔ بکری کا بچہ۔ کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ کبوتر کے بچے "گردن مروڑ ڈالے" ہی تھا۔ تاکہ گردن ٹوٹنے کی تکلیف بکری پر پڑے [illegible]

بقیہ صفحہ

سلاطین کی دوسری کتاب

(۵۶) اور شاہ بابل بنوکدنضر کی سلطنت کے انیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا یروشلم میں آیا اُس نے خدا کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا اُن دیواروں کو جو یروشلم کے گردا گرد تھیں گرا دیا (زباب ۲۵۔ آیت ۸۔ ۹۔ ۱۰)

(محقق) کہا کیا جاوے عیسائیوں کے خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا۔ اُس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن نبوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا اور خدا یا اُس کے فرشتوں کا لشکر کچھ بھی نہ کر سکا۔ پہلے تو اُن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلا بیٹھا۔ نہ معلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نہ معلوم اُس کے فرشتے کس طرح بھاگ گئے؟ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا اور خدا کی طاقت بھی نہ معلوم کہاں کافور ہو گئی؟ اگر یہ بات سچی ہے تو جو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وہ سب جھوٹی ہو گئیں۔ کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی میں بہادر بنا تھا؟ اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا؟ یہ تو عیسائیوں کے خدا نے اپنی ہجو اور بے عزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔ (۵۶)

تواریخ کی پہلی کتاب

(۵۷) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے (زباب ۲۱۔ آیت ۱۴)

(محقق) دیکھئے! اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشہ جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں اور رات دن کی جن کی پرورش میں مصروف تھا اب فوراً غضبناک ہو کر مری ڈال کر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ:

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टः तुष्टः क्षणे क्षणे ।
अव्यवस्थित चित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ १ ॥

کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے مڑ کر میدان کو چلی تب بلعام نے گدھی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا منہ کھولا اور اُس نے بلعام کو کہا کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تو نے مجھے تین بار مارا۔ (باب ۲۲۔ آیت ۲۳ و ۲۸)

(محقق) پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے اور آجکل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالائق لوگوں کو بھی خدا یا اُس کے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آجکل خدا اور اُس کے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا گہری نیند میں سوتے ہیں یا بیمار ہیں یا دوسرے کسی زمین پر چلے گئے؟ یا کسی اور کام میں مصروف ہوگئے یا اب عیسائیوں سے ناراض ہوگئے ہیں یا فوت ہوگئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہوگیا؟ قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو کہ اب موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی نظر آتے ہیں تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہونگے۔ یہ صرف فرضی گھوڑے ہانکے ہوئے ہیں ۵۳۔

(۵۴) سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف تھی جان سے مارو۔ لیکن وے لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱۔ آیت ۱۷ و ۱۸)

(محقق) واہ جی موسیٰ پیغمبر اور رحم دل ہے تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بڈھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ زناکار تھا۔ کیونکہ اگر زناکار نہ ہوتا تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ ۵۴۔

سموائیل کی دوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا اور اُس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں میں رہوں بنایا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ آج کے دن تک کسی کے گھر میں نہیں رہا بلکہ خیمے میں اور مسکن میں پھرتا رہا۔ (باب ۷۔ آیت ۴ و ۵ و ۶)

(محقق) اب کچھ شک نہیں رہا کہ عیسائیوں کا خدا انسان کی مانند جسم ہے اور شکایت کرتا ہے کہ میں نے بہت محنت کی۔ اِدھر اُدھر پھرا۔ اب داؤد گھر بنا دے تو اُس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی؟ لیکن کیا کریں بیچارے پھنس ہی گئے اب چھوٹنے کے واسطے بڑی ہمت درکار ہے۔ ۵۵۔

(محقق) دیکھئے! حکمت اور دانش مترادف الفاظ ہیں (یعنی) ان کو خدا جانتے ہیں اور جہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دکھ کون مان سکتا ہے؟ اس سے یہ انجیل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے ۔ ۵۹ ۔ یہ قدرے توریت زبور کی بابت تحریر کیا گیا اس کے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جائیگا کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جن کا نام نیا عہد نامہ رکھا ہوا ہے ۔

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اُن کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی . . . . دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اُسے خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اُس کے رحم میں ہے روح القدس سے ہے

(باب ۱ ۔ آیت ۱۸ ۔ ۲۰ ۔)

(محقق) ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا کہ جو پرتکش وغیرہ پرمانوں اور قانون قدرت کے خلاف ہیں ۔ ان باتوں کا ماننا جاہل جنگلی آدمیوں کا کام ہے شائستہ عالموں کا نہیں ۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے اُسے کوئی کیونکر توڑ سکتا ہے ۔ اگر خدا ہی قانون کو رد و بدل کرے تو اُس کا حکم کوئی نہ مانے ۔ اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے اور غلطی سے مبرا ہے تو ایسا کیوں کریگا اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھہر جائے اُس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے اور کوئی جھوٹ کہدے کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے کہ یہ حمل روح القدس کی طرف سے ہے ۔ جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے ویسا ہی آفتاب سے کنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے ۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطے کے دام میں پھنستے ہیں ۔ یہ بات اس طرح پر ہوئی ہوگی کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہو گئی ہوگی اُس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی کہ اس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے ۔ ۶۰ ۔

(۶۱) تب یسوع روح کے وسیلہ بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اُسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا ۔ تب آزمائش کرنے والے نے اُس پاس آ کے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہ پتھر روٹی بن جائیں

(باب ۴ ۔ آیت ۱ سے ۳) ۔

جس طرح کوئی آدمی کبھی خوش اور کبھی ناراض ہو جاتا ہے اسی طرح خدا کی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے اسی طرح کی کرتوت عیسائیوں کے خدا کی ہے ۸۴ ۰

ایوب کی کتاب

(۸۵) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بنی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہو کے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے اِدھر اُدھر سے پھر کے اور اس میں سیر کر کے آتا ہوں۔ خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا۔ کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں ...... شیطان نے خداوند کو جواب دیکے کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کریگا۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ دیکھ وہ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اس کی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا اور ایوب کو مارا ایسا کہ تلوے سے لیکے چاند تک اُسے جلتے پھوڑے ہو گئے (باب ۲ - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷)

(محقق) دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے۔ اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کا خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے اگر ہمہ دان ہوتا تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کرتا؟ ۸۵ ۰

واعظ کی کتاب

(۸۶) .... ہاں میرا دل حکمت اور دانش میں بڑا کاروان ہوا لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم کیا کہ یہ بھی ہوا پر چلنا ہے کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراواں ہوتا ہے اُس کا فکر زیادہ ہوتا ۔ (باب ۱ - آیت ۱۶ تا ۱۸)

دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو (در اصل) سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی لوگ عیسیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے کیونکہ یہ باتیں بھی انہیں کی مانند ہیں ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں ہی کی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا .... (باب ۵۔ آیت ۳۔۱۸۔۱۹)

(محقق) اگر آسمان یعنی بہشت ایک ہے تو اُس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں اگر وے سب بہشت کو جاوینگے تو بہشت میں سلطنت کا حق کس کا ہوگا؟ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہو جائیگا۔ اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے تو درست نہیں۔ اگر اس سے مراد حلیم رکھتے تو بھی درست نہیں کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے۔ اُس کو چین کبھی نہیں ہوتا اس لئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹل جاوینگے۔ تب توریت بھی ٹل جاویگی ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑت ہو سکتی ہے۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا ۔ ۴۴ ۔

(۴۵) ہماری روز بھر کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو ... . (باب ۶۔ آیت ۱۱۔۱۹)

(محقق) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسیٰ پیدا ہوا تھا۔ اُس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے۔ اور عیسیٰ بھی ویسا ہی تھا تبھی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنے کی خدا سے دعا مانگتا ہے اور دوسروں کو یہی تعلیم دیتا ہے اگر مال جمع کرنا برا ہے تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں؟ اُن کو چاہئے کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کر کے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں ۔ ۴۵ ۔

(۴۶) ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ .... (باب ۷۔ آیت ۲۱)

(محقق) غور کیجئے اگر بڑے بڑے پادری بشپ اور کرشچن لوگ عیسیٰ کا یہ قول سچا

(محقق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آجکل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور نہ کچھ اس میں کرامات تھی ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنا دیں؟ اور آپ بھوکا کیوں رہا؟ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں ۔ ۱۲۱ ۔

(۲۴) اور انہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کے مچھوے بناؤنگا وے اسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہوئے (باب ۴۔ آیت ۱۹۔۲۰)۔

(محقق) واضح ہوتا کہ عیسے نے توریت کے دس احکام میں سے اس حکم کو کہ (اولاد اپنے والدین کی خدمت اور عزت کرے جس سے ان کی عمر بڑھے) توڑا کیونکہ عیسے نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی بلکہ دوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اسی گناہ کے بدلے (شاید) درازی عمر کو نہ پہنچا اور یہ بھی ظاہر ہوگیا مگر عیسے نے مچھلی کی مانند آدمیوں کے پھنسانے کے لئے ایک مذہب کا جال پھیلایا تاکہ ان کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جاوے۔ جب خود عیسے ہی ایسا تھا تو آجکل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنسا دیں تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے اسی طرح جو بہت آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسانے اس کی بھی زیادہ عزت ہوتی اور وہ دولت کماتا ہے اسی لالچ سے یہ لوگ جنہوں نے کہ وید شاستر نہ پڑھا نہ سنا بیچارے سادہ لوح آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے ان کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے ان کو جدا کر دیتے ہیں اس لئے تمام عالم آریوں کو واجب ہے کہ خود ان کے توہمات کے جال سے بچیں اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں ۔ ۱۲۲ ۔

(۲۵) اور یسوع تمام جلیل میں پھرتا ہوا ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دکھ اور بیماری رفع کرتا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری اور عذاب میں گرفتار تھے اور انہیں جن پر دیو چڑھے تھے اور مرگیوں اور جھولے کے مارے ہوؤں کو اس پاس لائے اور اس نے ان کو چنگا کیا (باب ۴۔ آیت ۲۳۔۲۴)

(محقق) اگر آجکل کی پوپ لیلا یعنی منتر پڑھ کر جھاڑ پھونک آشیرباد تعویذ اور خاک کی چٹکی

(باب ۸ - آیت ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

(محقق) بھلا یہاں ذرا غور کیجئے کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتے۔ وے کسی کے پاس دوڑ جاتے نہ بات چیت کرتے ہیں یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں جو کہ بڑے جنگلی ہوتے ہیں وہ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں۔ پھر اُن سوروں کا خون کروایا۔ سور والوں کے نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنے والا مانتے ہیں تو اُن دیوؤں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا؟ کیا آجکل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوڑوں کو بھی مانتے ہونگے؟ اگر مانتے ہیں تو جہالت کے جال میں گرفتار ہیں۔ ۹۹۔

(۱۰۰) اور دیکھو ایک جھولے کے مارے کو جو چارپائی پر پڑا تھا اس پاس لائے یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کے اُس جھولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے .... میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے کو آیا ہوں۔ (باب ۹ - آیت ۲، ۱۳)

(محقق) یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں اور جو گناہ معاف کرنے کی بات ہے وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو طمع کے دام میں گرفتار کرنا ہے۔ جیسے دوسرے کی پی ہوئی شراب، بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔ اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا حاکم خود لے لیویں یا کرنے والوں کو ہی خدا سزا جزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنے والا ہے یسوع یا اور کوئی نہیں۔ اور دھرماتماؤں کے واسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ گنہگاروں کے لئے کیونکہ گناہ کسی کا نہیں چھوٹ سکتا۔ ۱۰۰۔

(۱۰۱) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بلا کے انہیں قدرت بخشی کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کریں۔ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اُس کے باپ اور بیٹی کو اُس کی ماں اور بہو کو اُس کی ساس سے جدا کروں اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر کے لوگ ہونگے (باب ۱۰ - آیت ۱، ۲۰، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

(محقق) یہ وہی شاگرد ہیں جن میں سے ایک تیس روپیہ کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا اور باقی متغیر ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگینگے۔ دیوؤں کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف

سمجھتا ہوں تو جیسے کہ خداوند کو کبھی رُو کیا ریں اگر اس بات کو نہ مانینگے تو گناہ سے کبھی نہ بچ سکینگے ۔ ۲۲ ۔

(۲۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے . . . . اور اُس وقت میں اُن سے صاف کہوں گا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا ۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو (آیت ۲۲-۲۳)

(محقق) دیکھیئے ! عیسیٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانے کے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا ۔ صرف سادہ لوح آدمیوں کو پھنسانے کی بات ہے ۔ ۲۷ ۔

(۲۸) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آ کے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے ۔ تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوا ۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا (باب ۸ ۔ آیت ۲-۳)

(محقق) یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں اگر عیسائی لوگ ان باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں تو شکر آچاریہ دھنونتری کشیپ وغیرہ کی باتیں جو کہ پُرانوں اور مہابھارت میں لکھی ہوئی ہیں ۔ سچ کیوں نہیں مانتے؟ مثلاً لکھا ہے کہ بہوت قربانی کی مری ہوئی فوج زندہ کر دی گئی ۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا ۔ اُسے شکر آچاریہ نے زندہ کر دیا پھر آخر کچ کو مار کر شکر آچاریہ کو کھلا دیا پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا آپ مر گیا اُس کو کچ نے زندہ کر دیا ۔ کشیپ رشی نے اُس آدمی اور درخت کو کہ جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا صحیح و سالم کر دیا ۔ دھنونتری نے لاکھوں مُردے زندہ کئے ۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کیا ۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دیئے اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹ کہتے ہو ۔ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں تو عیسیٰ کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں؟ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو بھی سچی کہتے ہیں ۔ وہ ہٹ دھرمی کیوں نہیں سمجھے جائیں؟ اسلئے عیسائیوں کی باتیں ہٹ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں ۔ ۲۸ ۔

(۲۹) . . . . دو شخص جن پر دیو چڑھے تھے قبروں سے نکل کر اُسے ملے ۔ وہ ایسے تند تھے کہ کوئی اُس راستے سے چل نہ سکتا ۔ اور دیکھو اُنہوں نے چلا کے کہا ۔ اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے پہلے ہمیں دُکھ دے . . . . سو دیوؤں نے اُس کی منت کر کے کہا اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں اُن سوروں کے غول میں جانے دے تب اُس نے اُنہیں کہا جاؤ اور وے نکل کر اُن سوروں کے غول میں گئے اور دیکھو سوروں کا سارا غول کنارے سے بہتے دریا میں کود پڑا اور پانی میں ڈوب مرا ۔

(محقق) جو عیسائی لوگ اُپدیش کرتے پھرتے ہیں کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کرانے، نجات پانے وغیرہ۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسیٰ میں گناہ کے دور کرنے، ایمان کے قائم کرنے اور پاک کرنے کی طاقت ہوتی تو اپنے شاگردوں کا ایمان قائم کرکے اُن کے گناہ دور کر اُن کو پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے۔ اُنہیں کو وہ پاک ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا؟ اُس وقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا۔ جب یسوع کے شاگرد رائی کے بھر ایمان نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جو بے اعتقاد ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے اُس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنے والے آدمیوں کا کام نہیں اور اگر یسوع کا یہ قول درست نہیں۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے تو اُس کو کہنا چاہیے کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیں اگر اُن کے ہٹانے سے ہٹ جائے تو بھی پورا ثابت نہ ہوگا کہ اُن میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکیں تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں غرور وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو مردے اندھے کوڑھی دیو چڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سست، جاہل، زانی اور مغرور لوگوں کو ہوشیار کرکے تندرست کرنا مراد ہوگی تو یہ بھی تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے شاگردوں کو کیوں نہ سدھار لیتا؟ اس لئے یہ ناممکن باتیں یسوع کی جہالت پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر اُسے کچھ بھی تمیز ہوتی تو ایسی بے ہودہ وحشیانہ باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسیٰ کا ہونا بھی غنیمت تھا۔ لیکن آجکل یسوع کس گنتی میں ہے؟ ۔۴۷۔

(۵۷) میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ ہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے (باب ۱۸۔ آیت ۳)

(محقق) جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہو جانے کی تعلیم دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا کہ لوگ میری باتوں کو بچوں کی مانند بغیر دلیل کے مان لیں اور سوچیں بالکل نہیں نہ

ہیں۔ اور بلا دوا یا پرمیشر کے بیماریوں کا چھوٹنا قانون قدرت کے خلاف ہونے سے ناممکن ہے تو ایسی ایسی باتوں کا ماننا کیا جاہلوں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور خدا بولنے والا ہے تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ اور سچائی یا دروغ گوئی کا ثمرہ سکھ یا دکھ خدا ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانے کو آیا تھا وہی آج کل جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے۔ یہ کیسی بری بات ہے۔ پھوٹ کرانے سے ہمیشہ آدمیوں کو دکھ ہوتا ہے اور عیسائیوں نے اس کو گرو منتر سمجھ لیا ہوگا کیونکہ جب ایک دوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھی مانتا تھا تو یہ کیوں نہیں مانتے ہوں گے؟ یہ یسوع ہی کا کام ہوگا کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا شریف آدمیوں کا یہ کام نہیں ہے۔

(۴۲) تب یسوع نے اُنہیں کہا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ وے بولے سات اور تھوڑی چھوٹی مچھلی۔ تب اُس نے جماعتوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جاویں۔ پھر اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو۔ اور سب کھا کے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچ رہے تھے انہوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اٹھائیں اور کھانے والے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے۔ (باب ۱۵۔ آیت ۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸)

(محقق) دیکھئے اب کیا آج کل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدہ بازوں وغیرہ کی طرح فریب کی بات نہیں ہے؟ ان روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آگئیں؟ اگر یسوع میں ایسی کرامات ہوتیں تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں بھٹکا پھرتا؟ اپنے واسطے مٹی پانی اور پتھر وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنا لیں؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں۔ جیسے کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کر کے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اسی طرح کی یہ بھی باتیں ہیں۔ ۴۲۔

(۴۳) اور تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا (باب ۱۶۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر اعمال کے موافق بدلا دیا جاویگا تو عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونے کی تعلیم دینا بے سود ہے اور اگر وہ بات سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنے کے لائق ہونگے وہی معاف کئے جائیں گے اور ناقابل معافی معاف نہیں کئے جائیں گے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے۔ ۴۳۔

(۴۴)........ اے بے اعتقاد اور ٹیڑھی قوم ...... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی (باب ۱۷۔ آیت ۱۷۔ ۲۰)

طرفداری کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورا کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کر کے شوتا مجرم کو بے قصور
ٹھہرا دی کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض
پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو۔
پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا اور دوسرے کا انصاف اسی وقت ہو جائیگا۔ دیکھئے یہ
کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا وہ لاانتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگے گا
اور جو بہشت میں جائیگا وہ ہمیشہ راحت بھوگے گا۔ یہ بھی کس قدر بے انصافی ہے کیونکہ محدود
تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہئے۔ دونوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں
ہو سکتے۔ اس لئے سچ و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں کے بہت سے بہشت اور
دوزخ ہوں تب ہی قدر و حیں سکھ دکھ بھوگ سکتی ہیں سو ایسی بات بجز ذکر کہیں بھی عیسائیوں کی
کتاب میں نہیں ہے۔ پھر یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا
ہے۔ کسی شخص کے ماں باپ سو سو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے ایک شخص
کی ایک ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو ۷۲ حوریں
بہشت میں ملیں گی تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا۔ + (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا اسے بھوک لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے
کنارے دیکھ کر اس پاس گیا اور جب پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تجھ میں کبھی
پھل نہ لگے۔ وہیں انجیر کا درخت سوکھ گیا۔ (باب ۲۱ آیت ۱۸-۱۹)

(محقق) تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ یسوع بڑا حلیم الطبع۔ بردبار اور غصہ وغیرہ
عیبوں سے مبرّا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یسوع غصہ ور تھا اور اسے موسموں کا
علم بھی نہ تھا۔ اور اس کی جنگلی آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا قصور تھا کہ
اس کو بددعا دی اور وہ سوکھ گیا۔ درخت اس کی بددعا سے تو نہ سوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے
ڈالنے سے سوکھ گیا ہو تو تعجب نہیں + ۷۸ +

(۷۹) اُن دنوں کی مصیبت کے بعد فوراً سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی
نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی۔ (باب ۲۴ آیت ۲۹)

(محقق) واہ یسوع صاحب! آپ نے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑیں گے۔ اور آسمان کی
کونسی فوج ہے جو ہل جائیگی؟ اگر یسوع تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ یہ ستارے سب دنیا
ہیں اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ یسوع بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے
کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا رہا ہوگا۔ اسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا
تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اس کے منہ سے اچھی بھی نکلیں لیکن بہت سی بُری

علی العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچوں کی سی نہ ہوتی تو وہ ایسی بعید از قیاس اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر یسوع آپ خود علم سے خارج اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ ۷۵

(۷۶) .... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے بلکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا اس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ (باب ۱۹ آیت ۲۳ - ۲۴ -)

(محقق) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ غریب تھا۔ اور دولتمند اس کی عزت نہ کرتے ہونگے اس لئے ایسا لکھدیا ہوگا لیکن یہ بات سچ نہیں۔ کیونکہ دولتمندوں اور مفلسوں میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے وہ اچھا اور جو برا کرے وہ برا ثمرہ پاتا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا ہر جگہ نہیں جو ایک مقام میں محدود ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف جہالت کی بات ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جس قدر عیسائی دولتمند ہیں وے سب دوزخ میں ہی جائیں گے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے بھلا ذرا تو عیسیٰ غور کرتا کہ جس قدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اس قدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں (اسے) صرف کریں تو مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں۔ آسانی سے اعلیٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں ۷۶

(۷۷) یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہو لئے۔ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اسرائیل کی بارہ گروہوں کی عدالت کرو گے اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (باب ۱۹ - آیت ۲۸ - ۲۹)

(محقق) دیکھئے! یسوع کی اندرونی لیلا۔ اس نے یہ خیال کرکے کہ لوگ بعد موت بھی میرے پھندے سے نہ نکل جائیں۔ ایسی باتیں گھڑ لیں۔ جس شخص نے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے اپنے ہادی کو پکڑوا کر مروا دیا۔ ویسے گنہگار بھی اس کے پاس تخت پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جاویگا۔ بلکہ ان کے سب گناہ معاف ہو جائینگے اور دوسرے خاندانوں کا انصاف کریں گے۔ اسی وجہ سے تو عیسائی عیسائیوں کی بہت

بہتری کر سکتا ہے ؟ ۸۲ ॥

(۸۳) اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی پھر شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے یعنی نئے عہد کا لہو (باب ۲۶ - آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) بھلا ایسی بات بجز جاہل یا وحشی کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے ؟ ۔ جیسے کہ اس بات کو آجکل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں ۔ یہ بات کیسی بُری ہے ؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کر کے نہ چھوڑا وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟ ॥ ۸۳ ॥

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے .... اور کچھ آگے بڑھ کر منہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے .... (باب ۲۶ - آیت ۳۷ و ۳۸ و ۳۹)

(محقق) دیکھئے جیسے ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کے جاننے والا اور عالم شخص ہوتا تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ یسوع خدا کا بیٹا ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہے اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے گھڑ لی ہے ۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف معمولی سیدھا سادہ بے علم آدمی تھا نہ کہ عالم یوگی اور سدھ ہو (صاحب قدرت) ॥ ۸۴ ॥

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو یہوداہ جو اُن بارھوں میں سے ایک تھا آیا اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی ۔ اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کے پتہ دیا تھا کہ جسے میں چوموں وہی ہے اُسے پکڑ لینا اُس نے وہیں یسوع پاس آ کر کہا اے ربی سلام اور چوم لیا .... تب اُنہوں نے پاس آ کے یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا .... تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے .... آخر دو جھوٹے گواہوں نے آ کر کہا کہ اس نے کہا ہے کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اٹھ کر اُس سے کہا تو کچھ جواب نہیں دیتا یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں پر یسوع چپ رہا تب سردار کاہن نے اُس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو مسیح

بھی ہیں۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔ جیسا آجکل یورپ ترقی کر رہا ہے اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا تو اُس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر عالم ہو چکنے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے وید مارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُن میں نقص ہے ۔ ۷۹ ۔

(۸۰) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ (باب ۲۴۔ آیت ۳۵)

(محقق) یہ بات بھی جہالت اور حماقت پر دلالت کرتی ہے۔ بھلا آسمان ٹل کر کہاں جائیگا۔ جب آسمان نہایت لطیف ہونے کی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا تو اُس کا ٹلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں ۔

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہے گا اے ملعونو۔ میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے (باب ۲۵۔ آیت ۴۱)

(محقق) بھلا یہ کتنی بڑی طرفداری کی بات ہے کہ جو اپنے شاگرد ہیں اُن کو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے۔ لیکن جب لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا تو ہمیشہ کی آگ دوزخ اور بہشت کہاں رہیں گے؟ اگر شیطان اور اُس کے فرشتوں کو خدا نہ بناتا تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہو کر باغی ہو گیا تھا۔ خدا اُسے نہ گرفتار کر کے قید کر سکا اور نہ جان سے مار سکا تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھئے شیطان نے عیسیٰ کو بھی چالیس دن دُکھ دیا اور عیسیٰ بھی اُس کا کچھ نہ کر سکا تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور نہ بائبل کا خدا سچا خدا ہے ۔ ۸۱ ۔

(۸۲) تب اُن بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہودا اسکریوتی تھا سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا جو میں یسوع کو تمہیں پکڑوا دوں تو مجھے کیا دو گے تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۱۴۔۱۵) ۔

(محقق) اب عیسیٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ جو اُس کا شاگرد رشید تھا وہ بھی اُس کی صحبت سے پاک نہ ہو سکا تو بھلا مرکر اوروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکے گا؟ عیسیٰ پر ایمان لانے والے اُس پر یقین کر کے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا وہ موت کے بعد دوسروں کا کیا

ایسا سنگین جرم نہ تھا کہ جو اُس پر لگایا گیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے انصاف کرنا کیا جانیں؟ اگر عیسےٰ
جھوٹ موٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وہ نے اس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے تو دونوں کے حق میں اچھا
ہوتا۔ لیکن اس قدر علم و عقل ناتھا اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟

(۱۰۷) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ
ہے یسوع نے اُس سے کہا ہاں تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر
فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ یہ تجھ پر
کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت
تعجب کیا۔ پلاطس نے اُن سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں اُن سبھوں نے اُس
سے کہا اُسے صلیب دی جے . . . . اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالہ کر دیا کہ صلیب پر کھینچا
جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو دیوان خانہ میں لیجا کر ساری پلٹن اُس کے گرد جمع
کئے اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر
رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر
کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام۔ اور اُس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارا
جب وے اُس سے ٹھٹھا کر چکے تو اُس پیراہن کو اُس پر سے اتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے
پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچ کے پت
ملا ہوا سرکہ اُسے پینے کو دیا اُس نے چکھ کے نہ چاہا کہ پیئے۔ اور انہوں نے صلیب پر کھینچ کر اور اُسکے
قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر سے اونچا لٹکا دیا . . . . اور اُس کے ساتھ دو
چور بھی صلیب پر کھینچے گئے ایک دہنے دوسرا بائیں۔ اور جو ادھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے
ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے وا او جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں بنانے والا ہے آپ کو
بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اُتر آ۔ یونہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے
ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ
ہے تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُس پر ایمان لاویں گے۔ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا اگر
وہ اُس کو چاہتا ہے تو وہ اب اُس کو چھڑا دے کیونکہ وہ کہتا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح
وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے تب چھٹویں گھنٹے
سے لیکے نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے
یسوع نے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے
چھوڑ دیا۔ اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے سن کر کہا کہ وہ الیاس کو پکارتا ہے۔
وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسفنج) لیا اور سرکے میں بھگویا اور نرکٹ پر رکھ کے

خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ یسوع نے اس سے کہا ہاں وہی جو تو کہتا ہے . . . .
تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں اور گواہ کیا ضرور تم نے آپ اس کا کفر سنا اب تمہاری کیا صلاح انہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے ۔ تب انہوں نے اس کے منہ پر تھوکا اور اسے گھونسا مارا اور دوسروں نے اسے طمانچہ مار کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کس نے تجھے مارا ۔ جب پطرس باہر دالان میں بیٹھا تھا ایک لونڈی نے اس پاس آ کے کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا ۔ پر اس نے سب کے سامنے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا تھا کہ تو کیا کہتی ہے ۔ پھر جب وہ اُسارے کی طرف باہر چلا ایک دوسری نے اسے دیکھ کر ان سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا تب اس نے قسم کھا کے پھر انکار کیا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا ۔ تب اس نے لعنت بھیج کر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا ۔ (باب ۲۶ ۔ آیت ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۶ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۴ تک)

(محقق) دیکھئے ۔ عیسیٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا کہ وہ اپنے شاگرد کو پختہ ایمان والا بنا سکتے تاکہ وہ ایسے ہو جاتے کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا تو بھی اپنے رب (استاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے نہ منکر ہوتے نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے ۔ عیسیٰ میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ لوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے ۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے انہوں نے ان کو اندھا کر دیا ۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن ہے تاہم یہ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ طاقت میں لوط کے برابر بھی نہ تھا ۔ آجکل عیسائیوں نے اس قدر خود عیسیٰ کے نام سے کیوں چلا رکھا ہے ۔ بجائے ایسی ذلت کے مرنے کے اگر وہ خودکشی کر لیتا یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا تو اچھا تھا ۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟

وہ (عیسیٰ) یہ بھی کہتا ہے کہ ۔۔

(۹۲) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا (باب ۲۶ ۔ آیت ۵۳)

(محقق) خوب ۔ دھمکاتا بھی جاتا ہے اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے لیکن کر کچھ نہیں سکتا ۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا کہ یہ لوگ تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں اس کا جواب دے تو عیسیٰ خاموش رہا ۔ یہ عیسیٰ نے اچھا نہ کیا ۔ سچ سچ کہہ دینا چاہئے تھا اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں نیز جنہوں نے عیسیٰ پر جھوٹا الزام لگا کر اسے مارا انہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا کیونکہ عیسیٰ کا کوئی

اور اُنہی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے؟ ۸۸ ۔
یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے ۔

مرقس کی انجیل

(۸۹) کیا یہ بڑھئی نہیں .... (باب ۶ - آیت ۳)

(محقق) دراصل یوسف بڑھئی تھا اس لئے عیسٰے بھی بڑھئی تھا۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعدہ پیغمبر بنا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا اور ایسا ہی جنگلی لوگ اُسے ماننے لگ گئے تب بھی تو بڑھئی کی کاریگری ظاہر کی۔ کاٹنا کوٹنا جوڑنا سیدھا کرنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے ۔ ۸۹ ۔

لوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُس کو کہا تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا (باب ۱۸ - آیت ۱۹)

(محقق) جب خود عیسٰے ہی خدا کو لا شریک بتلاتا ہے تو عیسائیوں نے روح القدس - باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے؟ ۹۰ ۔

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا .... اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے اس لئے کہ اُس کی بابت بہت کچھ سنا تھا اور اُس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی اور اُس نے اُس سے بہتیری باتیں پوچھیں پر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا ۔ (باب ۲۳ - آیت ۷، ۸، ۹)

(محقق) یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے اس لئے شہادت میں فرق آ گیا کیونکہ سارے گواہ متفق الرائے نہیں ہیں۔ اور اگر عیسٰے چالاک اور کراماتی ہوتا تو ہیرودیس کی باتوں کا جواب دیتا اور کرامات بھی دکھلاتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسٰے میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی ۹۱

یوحنا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا

پھوسایا۔ اور یسوع نے پھر بڑے زور سے چلا کر جان دی ۔

(باب ۲۷ - آیت ۱۱ تا ۱۴ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۶ تا ۳۱ - ۳۳ و ۳۴ و ۳۷ تا ۵۰)

(محقق) ہر موقع پر یسوع کے ساتھ ان بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی۔ لیکن اس میں یسوع کا بھی قصور ہے۔ کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے مگر وہ کسی کا باپ ہوتا تو کسی کا خسر۔ سالا اور رشتہ دار بھی ہو۔ جب حاکم نے پوچھا تھا تو سچ سچ بیان کر دینا۔ اگر پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہیئے تھا کہ اب بھی صلیب پر سے اُتر کر سب کو اپنا پیرو بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اس کو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں لوک کے جاننے والا ہوتا تو پت ملا سرکہ چکھ کر کیوں چھوڑتا کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اور اگر وہ صاحب کرامات ہوتا تو چلا چلا کر کیوں جان دیتا؟ اس لئے جاننا چاہئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن آخر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یسوع ایک زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ چالاک تھا۔ نہ وہ کراماتی۔ نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا؟ ۹۲ ۔

(۹۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اس نے کہا تھا وہ اٹھا ہے۔ ...... جب وے اس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام۔ انہوں نے پاس آ کر اس کے قدم پکڑے اور اسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے انہیں کہا مت ڈرو۔ جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اس پہاڑ کو جہاں یسوع نے انہیں فرمایا تھا گئے اور اسے دیکھ کے انہوں نے اس کو سجدہ کیا پر بعضے شبہ میں رہے اور یسوع نے پاس آ کر ان سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا .... اور دیکھو زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں ...... (باب ۲۸ - آیت ۲ - ۶ - ۹ - ۱۰ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۲۰)

(محقق) یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا اُن کو جا بجا بھیجنا اُن کا اوپر سے اترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں۔ کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟ کیا اسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اٹھا۔ کیا اسی جسم کے قدم پکڑ کر ان عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ (جسم) تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا۔ اور اپنے منہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا اور ان سے سب باتیں کرنا ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں تو آج کل بھی وہ کیوں نہیں جی اٹھتے؟

کیا عیسے کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا؟ کر عیسے جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے ۔ جو اپنے مُنہ سے راہ حق اور زندگی بتاتا ہے وہ ہر طرح سے دمبھی ہے ۔ اس لئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہو سکتیں ۔ ۹۴

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ۔ ایسے کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا ۔ اور ان سے بھی بڑے کام کریگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۴ آیت ۱۲)

(محقق) دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسے پر پورا ایمان رکھتے ہیں وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنے کا کام کیوں نہیں کر سکتے ؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے کہ عیسے نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے ۔ خود عیسے بھی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آجکل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا ۔ اس لئے جن کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں وہ عیسے کو مُردوں کے زندہ کرنے والا مان لے ۔ ۹۵

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے ۔ (باب ۱۷ آیت ۳)

(محقق) جب لاشریک واحد خدا ہے تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے ۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں ۔

یوحنا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنا کی عجیب و غریب باتیں سنو ۔

(۹۷) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے ۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں ۔ اور اُس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے ۔ (باب ۴ آیت ۴ تا ۶)

(محقق) دیکھئے ۔ عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے اور ان کا خدا بھی چراغ کی مانند آگ ہے ۔ اور سونے کا تاج وغیرہ زیور پہننا اور آنکھوں کا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد شیر وغیرہ چار جانداروں کا ہونا بعید از قیاس ہے ۔ ان باتوں کو کون مان سکتا ہے ؟ ۹۷

(۹۸) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی ۔ اور سات مُہروں سے بند تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ کون اس لائق ہے کہ اس کتاب کو کھولے اور اُس کی مُہریں توڑے اور کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اُس کتاب کو کھولے یا اُسے دیکھے ۔ اور میں بہت رویا کہ کوئی اس لائق